بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ اَجْمَعِیْن

مناقب شجاعیہ

حضرت قطب الہند کے پیران طریقت کا مختصر تذکرہ،

مناقب واحوال، واقعات وکرامات، تصانیف وتالیفات کی تفصیل

معہ رسالہ فوائد مفید

تألیف

حضرت مولانا قاضی امیر اللہ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام

حضرت مولانا سید شاہ عبید اللہ قادری آصف پاشاہ صاحب مدظلہ العالی

سجادہ نشین بارگاہ شجاعیہ ومتولی جامع مسجد شجاعیہ چار مینار

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

کتاب کا نام : **مناقبِ شجاعیہ**

حضرت قطب الہند کے پیران طریقت کا مختصر تذکرہ،

مناقب واحوال، واقعات وکرامات، تصانیف وتالیفات کی تفصیل

تألیف : حضرت مولانا **امیر اللہ فاروقی** رحمۃ اللہ علیہ

اشاعت اول : ۱۳۰۷ھ

جدید اشاعت : ۱۴۳۴ھ (۲۰۱۲ء)

بہ اہتمام : حضرت مولانا **سید شاہ عبید اللہ قادری آصف پاشاہ** صاحب مدظلہ العالی

سجادہ نشین بارگاہ شجاعیہ ومتولی جامع مسجد شجاعیہ چارمینار

ناشر : انجمن خادمین شجاعیہ اے پی حیدرآباد

پتہ : مکان نمبر : 22-5-918/15/A،

رتھ خانہ چارمینار فون نمبر: 040-66171244

ری کمپوزنگ : لمعان کمپیوٹر اینڈ پرنٹرس چھتہ بازار، حیدرآباد۔

رابطہ : 9440877806

ملنے کے پتے

ہدیہ : روپئے

۱) خانقاہ شجاعیہ واقع عقب جامع مسجد شجاعیہ چارمینار، حیدرآباد۔

۲) بارگاہ حضرت قطب الہند حافظ سیدنا میر شجاع الدین حسین قادریؒ

عیدی بازار، حیدرآباد۔

فہرست

پیش لفظ 9

مختصر سوانح حضرت مصنف علیہ الرحمہ 13

باب اوّل

حضرت قطب الہند کے پیران طریقت کا تذکرہ شجرات عالیہ وشجرہ نسب 15

ذکر مولانا شاہ محمد رفیع الدین صاحب قدس سرہ 16

۱ سلاسل عالیات ونسب والا میں

۲ ذکر مولانا شاہ رفیع الدین صاحب قبلہؒ

۳ واقعات وکرامات مولانا شاہ رفیع الدین قبلہؒ 27

۴ ذکر حضرت خواجہ رحمت اللہ قدس سرہ (نائب رسول ﷺ) 33

۵ ارشادات وکرامات حضرت خواجہ رحمت اللہ قدس سرہ (نائب رسول ﷺ) 35

۶ حضرت خواجہ رحمت اللہ قدس سرہ نائب رسول ﷺ کے خلفاء کا ذکر 38

۷ ذکر حضرت علوی برومؒ وسید اشرف مکیؒ 43

۸ ذکر حضرت سید عبداللہ برومؒ 46

۹ شجرہ عالیہ قادریہ 47

۱۰ شجرہ عالیہ نقشبندیہ 51

۱۱ شجرہ عالیہ چشتیہ 55

۱۲ شجرہ عالیہ رفاعیہ 58

۱۳	حضرت قدس سرہ (میر شجاع الدین حسین قبلہؒ) کا سلسلہ نسب	60
	باب دوم (احوال مناقب وخاندانی حالات)	61
۱	حضرت میر شجاع الدینؒ کے والدین واجداد کا تذکرہ	62
۲	حضرت میر شجاع الدینؒ کے والد ماجد کا تذکرہ	64
۳	حضرت میر شجاع الدینؒ کی برہان پور سے حیدرآباد کو آنے کا ذکر	67
۴	حاصل کرنا سند حدیث شریف کا عزت یار خان بہادر سے	69
۵	مقرر ہونا معاش الشمس العمر کا ء بہادر کے علاقہ سے	69
٦	پیدا ہونا شوق مرشِ کامل کا	69
۷	حضرت میر شجاع الدینؒ کا مولانا شاہ رفیع الدینؒ کی خدمت میں جانا	72
۸	حضرت میر شجاع الدینؒ کا حفظ قرآن وعلم تجوید	72
۹	جامع مسجد چار مینار کے مدرسہ کی تیاری وتولیت کا ذکر	74
۱۰	نواب منیر الملک وراجہ چندولعل کا آنا حضرت کے ملاقات کو مسجد میں	74
۱۱	زنانی مکان کی تیاری کا ذکر	75
	باب سوم (تصانیف وتالیفات وغیرہ)	77
	حضرت میر شجاع الدینؒ کی تصانیف وغزلیات وغیرہ	78
۱	جواہر النظام (عربی)	78
۲	کشف الخلاصہ (ہندی)	79
۳	رسالہ علم قرات (ہندی)	79

۴	رسالہ رؤیت (فارسی)	80
۵	رسالہ فواید جماعت (فارسی)	80
۶	رسالہ جبر قدر (فارسی)	80
۷	رسالہ سماع (فارسی) رسالہ احتلام (فارسی)	81
۸	سلوک قادریہ و نقشبندیہ (فارسی)	82
۹	مناجات ختم قرآن (منظوم عربی)	83
۱۰	خطباتِ جمعہ (عربی، منظوم و غیر منظوم)	93
۱۱	غزلیات نتایج طبع حضرت قدس سرہ	101
۱۲	مُعَمّات	111
۱۳	مکتوبات و قصائد	111
۱۴	خطِ نصیحت بنام غلام رسول خان (فارسی)	119
	باب چهارم (حضرت میر شجاع الدین قدس سرہ کے واقعات و کرامات)	131
		132
۱	راجہ سنبو پر شاہ کا مشرف بہ اسلام ہونا	133
۲	غلام مرتضی کمندان کا مشرف بہ اسلانا ہونا	136
۳	صاحب حسین کمندان کا مشرف بہ اسلام ہونا	137
۴	حضرتؒ کی تلاوت قرآن مجید کی کیفیت	137
۵	حضرت کا حفظ قرآن مجید	138

۶	حضرتؒ کی مریدین پر توجہ کی کیفیت	138
۷	حضرت کا اپنے مرید کو گناہ سے بچانا	140
۸	حضرت کا اپنے مرید کو پابند شریعت بنانا	142
۹	حضرت کی قوت روحانی	142
۱۰	وجہ تسمیہ خواجہ میاں صاحب مجذوب	143
۱۱	کشف الخلاصہ کی مقبولیت	145
۱۲	حسن خان مندوزی جمعدار کی حضرتؒ سے بیعت	145
۱۳	نجابت خان قلعدار کی حضرتؒ سے بیعت	146
۱۴	حضرتؒ کی دعا سے شاکر بیگ کی موت کاٹل جانا	147
۱۵	حضرتؒ کا مرتبہ ولایت	148
۱۶	حضرتؒ کا اپنی پوتری کو پابند شریعت بنانا	149
۱۷	ادائے قرض میں حضرتؒ کا دستگیری فرمانا	150
۱۸	سجادۂ بارگاہ نائب رسولؐ کا حضرتؒ سے بیعت کرنا	151
۱۹	حضرتؒ کا احوال باطن سے باخبر ہونا	152
۲۰	حضرتؒ کا جنات کی دعوت فرمانا	153
۲۱	طالب کی اہلیت کے مطابق حضرتؒ کا تعلیم دینا	154
۲۲	حضرتؒ کا مرید کے اعتقاد کو مضبوط کرنا	155
۲۳	حضرتؒ کے فرزند کی شہادت کا واقعہ	156

۲۴	حضرتؒ کا کشف	158
۲۵	حضرتؒ کے رکھائے ہوئے مضعفر کا کئی دن تک سالم رہنا	159
۲۶	حضرتؒ کے دست مبارک سے بیمار کی شفا	159
۲۷	حضرتؒ کی کریم نفسی	160
۲۸	خواجہ میاں مجذوب کا مرتبہ	161
۲۹	حضرتؒ کیلئے چشمہ کا نمودار ہونا	162
۳۰	حضرتؒ کا ایک بزرگ کے فاقہ کو دور کرنا	162
۳۱	حضرتؒ کا ارادہ نیاز پر غیب سے انتظام ہونا	164
۳۲	حضرتؒ کی طہارت باطنی حضرتؒ کی تقسیم عادلانہ	165
۳۳	حضرتؒ کے وصال کی خبر	166
۳۴	قریب انتقال کے واقعات	167
۳۵	حضرتؒ کا اپنے وصال سے باخبر رہنا	168
۳۶	حضرتؒ کا قرب وصال مریدین کے لئے دعا فرمانا	168
۳۷	حضرتؒ کے مقربین کا قبل وصال آگاہ ہونا	169
۳۸	حضرتؒ کی وصیت تدفین کے متعلق	169
۳۹	قبلِ انتقال کی کیفیت	170
۴۰	حضرتؒ کے مقطع و باغات کا احوال	171
۱۱	حضرتؒ کی گنبد کا احوال	171

۴۲	مقدار رقم تیاری گنبد شریف	172
۴۳	احوال سائبان گنبد شریف	172
	باب پنجم (حضرت قطب الہند کے کرامات بعداز وصال کا بیان)	173
۱	بعداز وصال مریدین کے خواب میں تشریف آوری	174
۲	بعداز وصال بھی حضرتؒ کا رہنمائی فرمانا	175
۳	بعداز وصال حضرتؒ کا دیدار	175
۴	بعداز وصال بھی حضرتؒ کے فیوض و برکات	176
۵	حضرتؒ کی گنبد کا بجلی کے اثر سے محفوظ رہنا	179
۶	بادشاہ صاحبؒ کو اپنی مسجد آباد کرنے کا حکم فرمانا	180
۷	قطعہ تاریخ	182

	رسالہ فوائد مفید	183
۱	چار پیر اور چودہ خانوادوں کا ذکر	189
۲	پانچ خوانوادوں کا احوال	190
۳	نو خانوادوں کا احوال	191
۴	اکتالیس خانوادوں کا ذکر	193
۵	تفصیل ۴۱ خاندانِ عالیات	194

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ اَجْمَعِیْن

امابعد

اولیاء اللہ اللہ تعالیٰ کے وہ بندے ہیں جو علم شریعت و معرفت کے حامل اور عمل صالح و اخلاص کے پیکر ہوتے ہیں جن کے سینے معارف ربانی کے مخزن ہوتے ہیں اور ان کے اقوال وافعال ''برتن میں جو ہوتا ہے وہی چھلکتا ہے'' کے مصداق ہوتے ہیں۔ اور ان کے مراتب عالیہ و درجات رفعیہ انکی حضور خاتم المرتبتؐ سے سچی نسبت و محبت اور آپکی مخلصانہ اتباع واطاعت کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں ہمارے آقا سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت کو ختم فرمادیا تو وہیں حضور کی تعلیمات و برکات کو تا قیام قیامت علماء ربانین و اولیائے کاملین کے ذریعہ قائم و دائم رکھا اور ان شاء اللہ تعالیٰ صبح قیامت تک اللہ کے بندے ان مقدس نفوس سے ہدایت و معرفت کا فیض پاتے رہیں گے۔

اللہ والوں کے تذکرے اور انکے احوال و ارشادات جہاں مضطرب قلوب کو اطمنان بخشنے والے اور تشنگان روحانیت کی پیاس بجھانے کا ذریعہ ہیں تو وہیں بلکتی سسکتی

انسانیت کا مداوا ہے تاریخ انسانیت اس بات کی گواہ ہے کہ جب بھی دنیا میں خون خرابہ ظلم و ستم اور بدامنی نے زور پکڑا انہیں اولیاء اللہ کی ذوات پاکیزہ صفات نے اپنی تعلیمات اور اخلاق کریمانہ سے مجروح انسانیت کی مرہم پٹی کی اور اسکونئی زندگی عطا کی ہے۔

اہل اللہ کی زندگیاں چونکہ رحمت عالمؐ کی اتباع و اطاعت کا عملی نمونہ ہوتی ہیں اسلئے ہر دور میں انکی زندگیوں کے واقعات اور انکے مناقب وفضائل کو ضبط تحریر میں لایا گیا ہے اور انکے تذکرے زبان خاص و عام پر جاری رہے ہیں جس سے لاکھوں بندگان خدا کا بھلا ہوا ہے اور ہوتا رہے گا۔

آپ کے پیش نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں سرزمین دکن میں علوم شرعیہ کے بانی وعلوم طریقت ومعرفت کے پیکر ولی کامل قطب الہند غوث دکن جدی حضرت الحافظ سیدنا میر شجاع الدین حسین قادری چشتی نقشبندی رفاعیؒ جنھوں نے نہ صرف سرزمین دکن بلکہ ہندوستان کے بہت سے علاقوں کو اپنے علوم ظاہری ونور باطنی سے منور فرمایا ہے کے احوال بنام ''مناقب شجاعیہ'' مندرج ہے جسکو حضرت مولانا امیر اللہ فاروقیؒ نے تالیف کیا ہے علامہ موصوف نے بڑے اہتمام سے اس کتاب کی ابتداء میں حضرت قطب الہند کے پیران طریقت کا مختصر تذکرہ بطور تبرک پیش کیا ہے اور دیگر ابواب میں صاحب مناقب کے احوال، واقعات وکرامات کے ساتھ حضرت قطب الہند کی تصانیف وتالیفات کی تفصیل کو بھی ذکر فرمایا ہے۔

یہ کتاب ۱۳۰۷ھ میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی تھی اور اسکے بعد اتنے طویل عرصہ گذر

جانے کے بعد بھی اسکی دوبارہ عدم اِشاعت کی ایک وجہ یہ رہی کہ والد بزرگوار حضرت ممتاز المشائخ سید شجاع الدین قادری ثانیؒ نے سیرت شجاعیہ کے عنوان سے حضرت قطب الہند کے احوال وکرامات وغیرہ سے متعلق ایک کتاب عام فہم اردو زبان میں تالیف فرمائی تھی جو مختلف کتب میں قطب الہند کے تذکروں کا خلاصہ ہے جو حضرت قطب الہند کے مناقب و احوال سے واقفیت کی ضرورت کو پوری کررہی تھی جس کی بنا کتاب ھذا کی طبع ثانی کی طرف توجہ نہ ہوسکی لیکن حالیہ عرصہ میں خیال پیدا ہوا کہ پیش نظر کتاب حضرت قطب الہند کے تذکروں میں ایک ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے اسلئے اسکی دوبارہ طباعت عمل میں لائی جانی چاہئے۔اوریہی خیال اس کتاب کی دوبارہ اشاعت کا محرک بنا۔

یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کتاب میں موجود فارسی وعربی عبارات میں اکثر کا اردو ترجمہ بھی کروایا جاکر قارئین کی سہولت کیلئے شاملِ کتاب کردیا گیاہے اور مؤلف کتاب کا ایک اور مفید رسالہ بنام ''فوائد مفید'' بھی اس کتاب کیساتھ شائع کیا جارہاہے۔

بہرحال مناقب شجاعیہ بطفیل سرور عالم ﷺ زیور طباعت سے آراستہ ہوکر استفادہ کیلئے آپ کے سامنے موجود ہے اوراس کام کو پائے تکمیل تک پہنچانے میں برادرم مولوی سید ابراہیم پاشاہ قادری سجادہ نشین حضرت قطب دکن عبداللہ شاہ شہیدؒ نے بڑی دلچسپی لی جس کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور مولانا فصیح الدین نظامی صاحب مہتمم کتب خانہ جامعہ نظامیہ کا بھی میں مشکور ہوں کہ مولانا نے پروف ریڈینگ اور

مؤلف کتاب ھذا کے سوانح کی فراہمی میں تعاون فرمایا اور اس سوانح کا ملخص بھی شامل کتاب کردیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے بوسیلہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا ہے کہ اللہ پاک اس کتاب سے عامۃ المسلمین وعقیدت مندان وابستگان سلسلہ عالیہ شجاعیہ کو مستفیض فرمائے اور اولیاء اللہ کی تعلیمات وخدمات سے واقفیت کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے آمین بجاہ سید المرسلین وعلیٰ آلہ اصحابہ اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین

المرقوم : ۳ر محرم الحرام ۱۴۳۴ھ

م نومبر ۲۰۱۲ء

فقط

سید شاہ عبید اللہ قادری آصف پاشاہ عفی عنہ

سجادہ نشین حضرت قطب الہند و متولی وخطیب جامع مسجد شجاعیہ چار مینار

مختصر سوانح حضرت مولانا قاضی امیر اللہ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۶۶ھ تا ۱۳۵۰ھ

زیرِ نظر کتاب مناقب شجاعیہ قاضی ابوالفتح محمد امیر اللہ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے۔ آپ کے والد گرامی حضرت ابومحمد شجاع الدین فاروقیؒ کا سلسلہ نسب (۳۲) واسطوں سے خلیفۂ دوم اَمیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے جو وحید عصر بلند پایہ عالم دین اور صاحب ورع شخصیت کے حامل تھے۔ جنکی دوسری اہلیہ محترمہ صاحبزادی قاضی کلثوم کے بطن سے مصنف علیہ الرحمہ کے علاوہ بانی جامعہ نظامیہ مولانا انوار اللہ فاروقیؒ کی ولادت ہوئی۔ حضرت مؤلف علیہ الرحمہ کی ولادت ۱۲۶۶ھ میں ہوئی۔ آپ اپنے زمانے کے جید علماء جیسے مولانا غلام جیلانی صاحبؒ سے ابتدائی تعلیم حاصل فرمانے کے ساتھ ساتھ حضرت شاہ عبد العزیز صاحبؒ ولد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے تلمیذ رشید حضرت کرامت علی صاحب سے بھی تفسیر، حدیث، فقہ و دیگر علوم وفنون میں اکتساب فیض کئے۔

حضرت مولانا قاضی امیر اللہ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ نے داغؔ دہلوی، صفی اورنگ آبادی اور امین الدین کثرتؔ ومنشی امیر حمزہ وغیرہ کے ادبی سرمایہ کا ملاحظہ مطالعہ

فرمایا چنانچہ حضرت مصنف علیہ الرحمہ زبان و ادب میں کافی بلند ذوق کے مالک تھے۔ چنانچہ مناقب میں ''مناقب شجاعیہ'' فن تصوف میں رسالہ ''فوائد مفید'' اور فن تاریخ میں ''صولت عثمانیہ'' کی جامعیت اور مفصل بیانی کے علاوہ مضمون میں ربط اسکے عین شاہد ہیں۔ مناقب شجاعیہ کو آپ نے پانچ ابواب میں تقسم فرمایا جس میں حضرت سیدنا میر شجاع الدین حسینؒ کے احوال ومناقب وکرامات کو تفصیل کے ساتھ رقم فرمایا۔

حضرت مصنف نے ۱۰/رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ قطب الہند حضرت میر شجاع الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ شریف کے احاطہ موقوعہ محلّہ عیدی بازار حیدرآباد دکن میں مدفن ہیں۔

باب اول

حضرت قطب الہند

کے پیرانِ طریقت کا تذکرہ و شجرات عالیہ

ذکر مولانا شاہ محمد رفیع الدین صاحب قدس سرہ

حضرت مولانا حافظ میر شجاع الدین صاحب قدس سرہ کو خرقہ خلافت جمیع سلسلوں کا امام العارفین سلطان الکاملین محرم راز رب العالمین مولانا شاہ محمد رفیع الدین صاحب فاروقی قدس سرہ سے پہونچا ہے وطن مولانا قدس سرہ کا قندہار ضلع ناندیڑ بلدہ سے ۶۰ کوس سمت غربی میں واقع ہے۔ وہاں کئی اولیاء متقدمین کے مزارات ہیں خصوص مزاراتِ پُر انوار حضرت مخدوم حاجی سیاح سرور سعید الدین رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کا جو کہ نواسہ حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج اور پوتے حضرت احمد کبیر رفاعی قدس سرہ کے ہوتے ہیں تالاب کے کنارہ پر واقع ہے اور مولانا قدس سرہ کو نسبت اویسی مزار پر انوار حضرت مخدوم سے ہی ابتداء میں تھی چنانچہ خود مولانا قدس سرہ جو کچھ اپنا احوال ثمرات المکیۃ میں لکھے ہیں بعینہ وہ اس جگہ نقل کیا گیا۔ وھو ھذا...... (اور وہ یہ ہے)

تراب اقدام السالکین وخادم نعلین فقرا وفقهاء ومحدثین محمد رفیع الدین ابن شمس الدین ابن محمد تاج الدین قادری(۱) النقشبندی عفی الله عنهم اجمعین

تراب اقدام السالکین وخادم فقراء وفقہاء و محدثین محمد رفیع الدین بن محمد شمس الدین بن محمد تاج الدین نقشبندی القادری عفی عنہم اجمعین۔

(۱) ابن قاضی ملک ابن قاضی تاج ابن قاضی کبیر ابن قاضی محمود ابن قاضی کبیر ابن قاضی محمود ابن قاضی احمد ابن شیخ محمد ابن شیخ یوسف ابن زین الدین ابن نور الدین ابن محمد شمس الدین ابن شریف جہان ابن صدر جہاں ابن شیخ اسحاق ابن شیخ مسعود ابن بدر الدین ابن محمد سلیمان ابن شیخ شعیب ابن شیخ احمد ابن شیخ محمد ابن شیخ یوسف ابن شہاب الدین فرخ شاہ کابلی ابن شیخ اسحاق ابن شیخ مسعود ابن عبداللہ اصغر ابن عبداللہ اکبر ابن ابوالفتح ابن شیخ اسحاق ابن شیخ ابراہیم ابن شیخ ناصر ابن عبداللہ ابن سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تولد این فقیر در قصبه قندهار[۲] است درحویلی محمدتاج الدین متصل محله قاضی پوره روزپنجشنبه بعد نمازصبح نوز دهم شهر جمادی الاخر ۱۱٦٤ھ هجری یکهزار ویکصد وهشت وچهارهجری مقدسه است والدبزرگوار این فقیر که مرد صالح بود در مسجد مقدسه حضرت مخدوم حاجی سیاح قدس سره چندبه نیت فرزند معتکف بود که حضرت مخدوم موصوف درعالم رؤیا صحنك عام عنایت فرموده بشارت دادند که ترا فرزندے خواهدشدامّا نام من باید داشت چنانچه بعد ایّام حمل والده ماجده فقیر که صالحه وعابده بود ودرطریقه عالیه قادریه بیعت هم داشت وبعد ازنماز فجر درتلاوتِ

فقیر اپنے دادا کی زرخرید وحویلی متصل محلّہ قاضی پورہ قصبۂ قندھار شریف میں جمعرات کے دن فجر کی نماز کے بعد ۱۹/ جمادی الاخریٰ ۱۱۶۴ھ (1751) ء میں پیدا ہوا۔ میرے والد جو بہت نیک آدمی تھے اولاد کی نیت سے چند دن تک حضرت مخدوم حاجی سیاح قدس سرہ کی مسجد میں معتکف رہے یہاں تک کہ حضرت مخدوم نے عالم رویا میں کھانے کی ایک صحنک (مٹی کی رکابی) عنایت فرماتے ہوئے بشارت دی کہ تمہیں ایک بیٹا ہوگا مگر اس کا نام میرے نام پر رکھنا۔ چنانچہ میری والدہ جو بے حد صالحہ عابدہ اور سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت بھی تھیں تکمیل ایام حمل کے بعد نماز فجر ادا کر کے تلاوت کلام پاک میں

(۲) قندھار پہلے راجونکا دارالحکومت پناہ بلدہ نواب نظام علی خان بہادر کے وقت سے یہاں کے راجہ مثل راجہ رامچند رو راجہ گوپال سنگھ کو بڑے بڑے مہموں پر روانہ ہوتے تھے یہاں قلعہ نہایت عمدہ ہے اور بہت بزرگ اولیاء اللہ مثل حضرت سانگڑے سلطان مشکل آسان وغیرہ کے مزارات ہیں چنانچہ تاریخ قندہار میں جس کو احقر نے ۲ حصوں میں مرتب کیا ہے جسمیں راجہ کی تحصیلداری اور عمارات کا احوال اور اولیاء اللہ کی تعداد مفصل درج ہے ۱۲۔

قرآن بود که این فقیر متولد گشت بموجب حکم آنجناب نام این فقیر غلام رفاعی نهاد ند وعرف محمد رفیع الدین است بعد از قدری شعوردر خدمت اقارب واجانب جز کشی نموده در عمر چهارده سالگی تاشرح ملا ی جامی رسانید وحضرت مخدوم درعالم رویا کتابے باین خاکسار عنایت فرموده مشغول بذکر یا دد اشت مسمی فرمود ند چنانچه ازان ایام خوردی نسبت ا ین فقیر جاریست واصل طریقه فقیر که ازروحانیت ایشاں مستفید گشته اگرچه تعبیرونام آن نسبت موقوف بر صحبت حضرت قدوتی مرشدی خواجه رحمت الله نائب رسول الله صلی الله علیه وسلم بود بعده داعیه طالب العلمی مستحکم سفر اورنگ اباد اختیار نمودم وبخدمت قدوتی ومقتدائی ومولائی حضرت مولوی سید قمرالدین صاحب مغفور قدس سره وديگر علماء انجا از ما تحت تاحاشیه قدیمه و بیضاوی شریف معه

مشغول تھیں کہ یہ فقیر پیدا ہوا۔

چنانچہ حضرت حاجی سیاح کے حکم کے مطابق میرا نام غلام رفاعی رکھا گیا اور عرفیت محمد رفیع الدین ہے۔ کچھ شعور آنے کے بعد اعزہ واقارب اور دیگر حضرات سے ابتدائی تعلیم حاصل کرتے رہا یہاں تک کہ چودہ سال کی عمر میں شرح ملا جامی تک پہنچ گیا۔

حضرت مخدوم حاجی سیاح نے عالم رویا میں ایک کتاب اس خاکسار کو عنایت فرما کر ''یاد داشت'' نامی ذکر فرمادیا چنانچہ بچپن ہی سے اس فقیر کی نسبت جاری ہے۔ اور اس فقیر نے اُن کی روحانیت سے بہت فیض حاصل کیا۔ اگر چہ اس نسبت کی تعبیر اور نام قدوتی ومرشدی خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پر موقوف تھا۔

بعد میں جب طالب علم کا جذبہ مستحکم ہوگیا تو میں نے اورنگ آباد کا سفر کیا اور قدرتی ومو قتدائی ومولائی حضرت مولوی سید فخر الدین مرحوم و مغفور قدس سرہ اور وہاں کے دوسرے علماء سے نچلی کتابوں سے لیکر

لوازم وحواشی انهافراغ یافته حسب
الطلب والدبزگوار بازبه قندهار امده
بموجب استخاره وحکم حضرت
مخدوم درطلب مرشد کامل به ر
حمت آباد رفته درخدمت شیخ
المشائخ وحید عصر حضرت قدوتی
ومرشدی خواجه رحمت الله نائب
رسول الله صلی الله علیه وسلم تایك
سال درسلوك مشغول بوده اجازت
طریقه قادریه ونقشبندیه یافته وخرقه
خلافت پوشیده وقت مراجعت
دراثنائے راه پنچ سا ل درحیدآباد
جهت تربیت بعضی طلبه این فن
گلیم اقامت افگنداز انجابه مکه
معظمه ومدینه منوره شتافته در مدت
۳ سال صحاح سته وغیره کتب
احادیث شریف واعمال واشغال
طرق شتی از محمد بن عبدالله
مغربی وغیره مشایخ ومحدثین وقت
که دران وقت درحرمین الشریفین
بودند استفاده بعمل امدودرسنه
یکهزار یکصد و نود هجری بازبه
قندهار بفضل الهی مراجعت گشت

حاشیہ قدیم و بیضاوی شریف مع لوازم و حواشی پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد والد صاحب کے طلب فرمانے پر قندھار لوٹا بعد ازاں استخارہ اور حضرت مخدوم (حاجی سیاح) کے حکم کے بموجب مرشد کامل کی تلاش تربیت حاصل کی اور طریقہ قادریہ و نقشبندیہ کی اجازت حاصل کر کے اور انکا خرقہ خلفت پہن کر لوٹتے وقت اثنائے راہ میں حیدرآباد پہونچا۔ یہاں پانچ سال تک مقیم رہ کر کئی ایک طلباء کی طریقہ تصوف میں تربیت کرتا رہا پھر وہاں سے مکہ معظّمہ، مدینہ منورہ کا سفر اختیار کیا اور وہاں تین سال کی مدت میں محمد بن عبداللہ مغربی وغیرہ مشائخ و محدثین زمانہ سے جو اس وقت حرمین الشرفین میں موجود تھے صحاح ستہ و غیرہ کتب احادیث شریفہ اور مختلف سلاسل کے اعمال و اشغال کا استفادہ کیا ۱۱۹۰ھ (1776)ء میں بفضل الٰہی صحیح وسلامت قندھار لوٹا اور اپنے والد بزرگوار اور دیگر

و مـلازمـت والـدبـزر گـو ار و غـیـره احبـامیر گردید ودرهمان سنه خانقاه نـواحـداث نـبـام حضرت امام حسین وحـــــضـرت مـحبـوب و شــاه نـقشبـنـدبـنـاسـاختـه درخدمت فقر اومسـاکیـن صـادرو واردحـاضـر است۔

بزرگوں کی خدمت میں رہنے لگا۔ایک نئی خانقاہ حضرت امام حسین، حضرت محبوب سبحانی اور شاہ نقشبند کے نام سے وہاں تعمیر کی جس میں ہمیشہ فقراء و مساکین کی خدمت کیا کرتا ہوں اور فقیر کی شادی سب سے پہلے ۱۴ سال کی عمر میں اپنے چچا محمد غیاث الدین کے ہاں ہوئی۔

مولانا قدس سرہ العزیز عالمِ شباب میں مشق واصلاح شعر سخن کی شاہ قدرت اللہ صاحب بلیغ سے حاصل کیے تھے، اور نثر کو بہ کمال شیرینی بطرز میر غلام علی آزاد بلگرامی کے ادیبانہ لکھا کرتے تھے کیونکہ وقت طالب علمی اورنگ آباد کے میر صاحب بھی مولانا محمد قمر الدین صاحب سے کمال ربط نیاز مندانہ رکھتے تھے بلکہ مولانا قدس سرہ اور میر صاحب باتفاق باہمی باغہائے اورنگ آباد بیس بیس روز تک رہا کرتے تھے یہہ چند اشعار جو نتائج صافی مولانا قدس سرہ العزیز سے ہیں مرقوم کیے جاتے ہیں۔

بیـا بیـا کـه شهیـد تـوبـے دفن باقیست برنگ شمع بفانوس در کفن باقیست

زروئیـے لـطف بـکس بوسه داده شاید که همچو شبنم گل نقش بردهن باقیست

سپـنـدوارز سوز تـو نـالـه ها کردیم سخن تمام شدو اخرین سخن باقیست

غرض اُسی ثمرات المکیہ میں مولانا قدس سرہ العزیز اپنا احوال ایک موقع

پر اسطرح تحریر فرمائے ہیں وھو ھذا۔(اور وہ یہ ہے)

"بعد دریافت ملازمت خواجه علیه الرحمه روز دوم ارشاد کرد که در مقدمه شما محمد علی خان بهادر والاجاه ارقام می کنم این راگرفته برید هر اینه ازشما سلوك معقول خواهد نمود به مجرد سمع این حرف نهایت ربخور گشته عرض نمودم معاشیکه برزگان غلام پیداساخته رحل اقامت بسته اندزیاده ترازاحتیاج بنده است لیکن انرادرحق خود حرام میدانم ومحض به توقع تر بیت باطن حسب الارشاد هادی اشباح وارواح محمد سیّاح قدس سره تاآستان عرش آشیان بجناب رسایندم چوں معروضه ام گوش ساخت بے اختیار گریه اغاز

حضرت مولوی صاحب فرماتے تھے کہ حضرت خواجہ علیہ لرحمہ کی خدمت میں آنے کے بعد دوسرے دن حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے بارے میں محمد علی خان بہادر والا جاہ کو ایک خط لکھ دیتا ہوں اسے لیکر تم چلے جاؤ وہ تم سے اچھا سلوک کریں گے۔ یہ سن کر میں بہت رنجیدہ ہوا اور عرض کی کہ وہ دولت اور ذرایع معاش جو غلام کے بزرگ پیدا کر کے رکھ گئے ہیں میری ضرورت سے زیادہ ہیں لیکن اسے بھی میں اپنے حق میں حرام سمجھتا ہوں۔ مین تو فقط ہادیٔ اشباح و ارواح حاجی محمد سیاح قدس سرہٗ کے اشارہ کے بموجب باطنی تربیت کی توقع میں آپ کے آستانہ پر حاضر ہوا ہوں۔ میری یہ درخواست سنتے ہی حضرت خواجہ بے اختیار رونے لگے اور فرمایا کہ

کـرده فرمود که بارك الله مردمانیکه دریـن روزهـامـی ایـنـد ازان جملـه کسیـے بـرای سفـارش بیعت میکنند وکسـی بـنـابـر اجـازت عـمـل تسیـخـروکسـی جهـت طـلـب کیمیاباذعان انکه فقیراندامید اندبس اجـازت دوگـانـه رؤیت رسول صلی الـلـه عـلیـه وسـلـم کرامت فرمودکه شـب بـه عـمل آورده حقیقت واقعه رافـــرامـــوش نســـازنـــد وصبـح مشـروحـابیـان نـمـایند بعد عمل آن درخـواب دیدم که درصحرای عظیم تنهاام وشخص هولناك ودراز قدوسیه رنگ قصد من کرده است ومن ازان حیـرانـم ناگاه فوجی بزرگ همدران سـاعـت دوان دوان آمـدوازضـرب شـمشیـر هــا وچـوب هــاآن شخص

بَـارَکَ اللّٰهُ فِیْکَ (الـلــه تم کو بـرکت دے) آج کل جولوگ بیعت کیلئے آتے ہیں ان میں سے کوئی تو سفارش کیلئے بیعت کرتا۔کوئی عمل تسخیر کی اجازت حاصل کرنے اور کوئی نسخۂ کیمیا لینے کی غرض سے آتا ہے یہ سمجھ کر کہ فقیر اس سے واقف ہے۔پھر حضرت خواجہ نے مجھے دوگانۂ رؤیت رسول اللہ ﷺ کا طریقہ سکھلایا اور اجازت مرحمت فرمائی اور ارشاد ہوا کہ جس رات عمل کرو اس رات کے واقعہ کی حقیقت یاد رکھنا اور صبح کو سب تفصیل بیان کرنا۔ مذکورہ خواب رسالۂ نقشبندیہ سے جو آپ کی تالیف ہے یہاں بعینہٖ نقل کرتا ہوں۔

دوگانے کا عمل کرنے کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ صحرائے عظیم میں تنہا کھڑا ہوا ہوں ایک ہولناک دراز قد سیاہ رو شخص میری طرف آرہا ہے اور میں

هولناك را پاره پاره كردندپه سيدم
كه فوج كيست گفتند كه
جلوخاص آنحضرت صلى الله عليه
وسلم است وآنحضرت عليه السلام
نيز مى ايند چون اين سخن شنيدم
بسيار خوشحال گشته بر كناره
اُردوئے معلى مبارك استادم فوج فوج
ازاقسام بزرگان روان گشت ناگاه
سوارى مبارك آنحضرت ﷺ ظاهر
گشت وآنحضرت ﷺ بر تخت
نشسته بودندومردمان از اطراف آن
تخت راگرفته بودندچون تخت
مبارك نزديك فقير رسيد آداب
بجاآوردم و تضرع بسيار نمودم
آنحضرت نگاه شفقت وتبسم
مرحمت بحال اين كمترين فرموده
به شخصے ارشادفرموده كه اين

اس سے نہایت پریشان ہوں کہ اچانک
ایک بڑی فوج دوڑتی ہوئی آئی اور اس نے
تلواروں اور ڈنڈوں سے اس ہولناک شخص
کو مار مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ میں نے
پوچھا یہ فوج کیسی ہے؟ کہا گیا کہ وہ
آنحضرت ﷺ کا خاص ہراول دستہ ہے اور
آنحضرت ﷺ بھی تشریف لا رہے ہیں۔
یہ سن کر میں بہت خوش ہوا اور اردوئے معلیٰ
(مقدس لشکر) کے کنارے کھڑا ہو گیا۔
قسم قسم کے بزرگ فوج چلے آتے تھے پھر
اچانک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری
مبارک ظاہر ہوئی۔ حضور ﷺ ایک تخت
پر متمکن تھے اور لوگ چاروں طرف سے
آپؐ کے تخت کو تھامے ہوئے تھے جیسے ہی
آپؐ کا تخت مبارک میرے قریب آیا
میں جلدی سے آداب بجالایا اور بے انتہا
تضرع و نیاز مندی کرنے لگا حضور ﷺ نے

رانزد عبدالخالق غجدوانی ببرد
وتخت مبارك روان شد ومن
رخصت گشته همراه آں شخص
بطرف عبدالخالق غجدوانی راهی
شدم چون پاره ازراه قطع نمودم به
باغی رسید که اوصاف ان خارج از
حیطه تحریر وتقریر است ودرمیان
باغی چبوتره ایست بسیارمطبوع
وبرآن چبوتره حضرت عبدالخالق
غجدوانی نشسته بودندوگرداگرد
ایشان چندین بزرگان مراقبین حلقه
کرده اندوصورت حضرت خواجه
عبدالخالق راقدس سره العزیز خوب
یادمیدارم که سرخ رنگ وریش
سپید ومیانه قدوکمروچهره
اندولباس سفید ازسبب نورانیت
باطن مثل آفتاب روشن است

مسکراتے ہوئے مجھ پر نگاہ شفقت ونظر کرم
ڈالی اور قریب کھڑے ہوئے ایک شخص کو حکم
دیا کہ اسے عبدالخالق غجدوانی کے پاس لے
جاؤ۔ یہ کہہ کر تخت مبارک روانہ ہوگیا اور
میں رخصت ہوکر اس شخص کے ہمراہ عبد
الخالق غجدوانی کے پاس روانہ ہوا۔ ہم نے
ابھی تھوڑا ہی راستہ طے کیا تھا کہ ایک
خوبصورت باغ میں پہنچے جس کے اوصاف
نہ الفاظ میں بیان کئے جاسکتے ہیں نہ ضبط
تحریر میں لائے جاسکتے ہیں۔ باغ کے
بیچوں بیچ ایک بے حد آراستہ وپیراستہ چبوترہ
تھا اور اس پر حضرت عبدالخالق غجدوانی بیٹھے
ہوئے تھے۔ ان کے اطراف چند بزرگ
حلقہ باندھے مراقبہ میں بیٹھے ہوئے
تھے۔حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس
سرہ العزیز کی صورت مجھے اچھی طرح یاد
ہے ان کا رنگ سرخ، ریش سفید، قد درمیانہ

بنظر می آمدند آن شخص همراهی مرا نزدیك عبدالخالق برده گفته که این کس را جناب سرور عالمیان علیه الصلوة والسلام نزد شما فرستاده اند و حضرت عبدالخالق غجدوانی متوجه گشته باین فقیر بیشتر طلبیدند چون فقیر درمیان حلقه بزرگان مراقبین متصل حضرت عبدالخالق رسیدم به اشتیاق تمام سر بر قدم مبارك ایشان نهادم حضرت عبدالخالق سرمن از دست مبارك خویش برداشته سرفراز فرمودند وچیزے ارشاد فرمودند که رخصت اظهار آن نیست ……چون بعد از بیداری فی الحال این واقعه رابعرض حضرت مرشد رسانیدم فرمودند که ترادرطریقه علیه

اور چہرہ گول ہے، سفید لباس میں اپنی باطنی نورانیت کے سبب وہ چمکتے ہوئے سورج کی طرح نظر آرہے تھے۔ میرے ہمراہ جو صاحب مامور تھے انہوں نے مجھے خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے پاس پیش کرکے کہا کہ جناب سرور عالم ﷺ نے اس شخص کو آپ کے پاس بھیجا ہے۔

عبد الخالق غجدوانی نے میری طرف متوجہ ہوکر اپنے سامنے بلایا جب فقیر مراقبے میں بیٹھے ہوئے حضرات کے حلقہ میں سے حضرت عبدالخالق کے قریب پہنچا تو انتہائی اشتیاق سے اپنا سر ان کے پائے مبارک پر رکھ دیا۔ حضرت عبدالخالق غجدوانی نے اپنے دست مبارک سے میرا سر اُٹھا کر مجھے سرفراز فرمایا اس کے بعد کچھ ارشاد فرمایا جس کے اظہار کی مجھے اجازت نہیں ہے۔ بیدار ہوکر میں نے فوراً خواب میں

www.shujaiya.com

نقشبندیہ بھرہ کلّی خواھدشد زیراکه بموجب حکم جناب رسالت پناه صلی الله علیه وسلم خدمت حضرت عبدالخالق که رئیس نقشبندیانند بسیار متوجهه اندوبعد ازین بشارت بسیاربه طفیل این دوگانه رویت نبوی میسر گشته که ارقام آن طولانی داردوبرائے ادائے شکر وشتمیم این محل همیقدر کافی است فقط۔

گزرا ہوا یہ واقعہ اپنے مُرشد سے کہہ سنایا حضرت خواجہ نے فرمایا تجھے طریقہ نقشبندیہ میں کامل فیض ملے گا۔ بڑا اونچا مقام حاصل ہوگا کیونکہ جناب رسالت مآب ﷺ کے حکم کے بموجب سلسلہ نقشبندیہ کے رئیس حضرت عبدالخالق غجدوانی کی تجھ پر پوری توجہ ہوئی ہے۔ اس بڑی بشارت کے بعد بھی کئی مرتبہ مذکورہ بالا دوگانے کے طفیل مجھے رؤیت نبویؐ میسر ہوئی جس کا ذکر کرنا باعث طوالت ہوگا۔ اس موقع پر اظہار شکرو تمین کی خاطر اس قدر تذکرہ کافی ہے۔

حاصل یہ کہ...............مولانا قدس سرہ نے اپنا احوال ثمرات المکیہ میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ اس جگہ درج کردینا ہوا۔ اب سبب تالیف ثمرات المکیہ بھی معلوم کرنا چاہئے جو کہ اُسی ثمرات میں مولانا تحریر فرمایا ہے۔ وھوھذا: (اور وہ یہ ہے)

فقیر درشب جمعه درحطیم مکه معظمه دربعضے مبشرات خودرویائے دیدم که ازدیوار کعبه شریف یك

فقیر کو مکہ معظّمہ میں شبِ جمعہ بعض بشارتیں عالمِ رؤیا میں حاصل ہوئیں۔ میں نے دیکھا کہ کعبہ شریف کی دیوار

كتــاب و يك قــلــمــدان بيــرون آمــدبشــادمانى تمام آن هردوراگرفتم وفـى الـحـال بـزرگـے نداكرد كـه اين كتــاب وقـلـمـدان ازجـنـاب حضرت سـرور كـائـنـات وخـلاصه موجودات صـلـوٰت الـلـه وسلامه عليه بتوعنايت شداست مبارك بادفقط كرامات۔

سے ایک کتاب اور ایک قلمدان باہر نکلا۔ میں نے انتہائی مسرت سے ان دونوں کو اُٹھایا۔اسی وقت ایک بزرگ نے آواز دی کہ یہ کتاب قلمدان جناب سرورِ کائنات و خلاصہ موجوداتؐ نے تمہیں عطا کیا ہے مبارک ہو

اب چند کرامات وخرق عادات مولانا قدس سرہ کے لکھے جاتے ہیں جن کوابوسعید والا نے اپنی کتاب تالیف بحرحمت فارسی آخر کتاب میں جمع کیا ہے۔

واقعات وکرامات مولانا شاہ رفیع الدین قبلہؒ

مولانا شاہ محمد رفیع الدین صاحب قدس سرہ وقت طالب علمی اورنگ آباد میں شب کو روضہ بیگم[1] میں تنہا رہکرا تنا رویا کرتے تھے کہ صبح کو علامت اشک چکیدہ کی زمین پر محسوس ہوتی تھی۔

(۱) **واقعہ**: سید محی الدین صاحب مشائخ بلدہ سے روایت ہے کہ ابتدا میں ایسا بھی اتفاق ہوتا تھا کہ مکان میں حضرت مولانا قدس سرہ کے سوائے ایک سیر نخود اور ایک سیر آٹے کے کوئی چیز بھی موجود نہیں رہتی تھی اور آپکی عادت تھی کہ اگر

(۱) بیگم کا نام اورنگ آباد میں رابعہ دورائی مشہور ہے کہتے ہیں کہ یہ مقبرہ اورنگ آباد کا تاج گنج اکبرآباد کے روضہ کے مشابہ ہے۔

www.shujaiya.com

بیس مسافر بھی آتے تو آپ انکے سات معہ مریدین کے تناول فرماتے تھے اگر اس اثنا میں اور مسافر سوائے انکے آجاتے تو کلچہ آٹے کے جو بہ تعداد ہر شخص کے تیار کر لئے جاتے ان سب کو توڑ کر از سر نو کلچہ موافق ان مسافرین وغیرہ کے تیار کر کے تقسیم کیا کرتے تھے خدا کے فضل سے سب کو اتنا آٹا کافی ہوتا تھا۔

(۲) **واقعہ**: شیخ مدار صاحب اولاد امام فخر الدین رازی بیان فرماتے ہیں کہ آپ جس مریض کی عیادت کو تشریف فرما ہو کر ارشاد فرماتے کہ جلد تدبیر معالجہ کریں حق تعالی شافی ہے تو وہ مریض فضل خدا سے صحت پا جاتا تھا اگر بعد عیادت کے سکوت فرماتے تو وہ مریض جان بحق ہوتا تھا چنانچہ جب آپکے فرزند اکبر محمد نجم الدین صاحب بیمار ہوئے تو راوی کا قول ہے کہ حضرت نے مجھ کو طلب فرما کہ ارشاد فرمایا کہ جب نجم الدین کا انتقال ہو تو فلاں مقام پر دفن کر دینا اور وفات کی کیفیت مجھ کو نہ لکھنا یہہ فرما کر اورنگ آباد کو واسطے زیارت مزارات کے تشریف فرما ہوئے ویسا ہی ہوا کہ نجم الدین صاحب نے تھوڑے عرصہ میں انتقال کیا اور اسی مقام پر دفن ہوئے۔

(۳) **واقعہ**: عادتِ شریف تھی کہ ہمیشہ باوضو رہا کرتے اور وضو کے بعد دو رکعت تحیت الوضو ادا فرماتے اور نمازِ پنجگانہ مسجد میں باجماعت ادا فرمایا کرتے تھے۔ اور تہجد ادا کر کے صبح تک مراقبہ میں تشریف رکھتے تھے، پھر صبح کی نماز ادا فرما کر اشراق کے مکان میں تشرف فرما ہوتے تھے اور بعد تناول قدرے طعام ہمراہ مریدین میں کے دوپر تک حکایات وارشادات سے مسمعین کو فیضیاب فرما کر

قیلولہ فرماتے تھے پھر اول وقت ظہر کے بیدار ہوکر مسجد کو تشریف فرما ہوتے اور عشاء کے فراغ سے مراجعت فرما کر قدرے طعام سات مریدین و مسافرین کے تناول فرماتے ۔راوی کا قول ہے کہ بہ سبب نورانیت آور بہیت کے کسیکو ا ٓنکھ ملا کر بات کرنیکی مجال نہ تھی۔

مصرع هیبت حق است این از خلق نیست مِنیت

اور ابتدا احوال میں آپ کو اسقدر استغراق تھا کہ بعض وقت اس حالت میں جانب شمال نماز کو کھڑے ہوجاتے مگر اطلاع پر متوجہ قبلہ ہوجاتی ہے۔

(٤)**واقعہ**: ابوسعید والا سے روایت ہے کہ یک روز میں خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گنبد میں متوجہ مزار پر انوار کا تھا اس وقت مجھکو نہایت حظ و سرور طاری ہوا تھا کہ معاً مولانا قدس سرہ جلد جلد تشریف فرمائے میں نے آپکی آواز رفتار سنکر کھڑا ہوگیا حضرت بیٹھ گئے اور مجھکو بھی حکم دیا جب میں بیٹھ گیا تو ارشاد فرمایا، کہ ایک شیخ کامل تھے ایک روز انکا مرید تجلیات مراقبہ میں مستغرق تھا شیخ اسکے احوال پر مطلع ہوکر جلد یک جوتہ اپنا اسکے سر پر ماردیا اس مرید نے سر اٹھا کر عرض کیا افسوس کہ میں کس حظ و سرور میں تھا شیخ نے سنکر فرمایا کہ اسی واسطے میں نے تجھکو جوتہ مارا(کہ) سالک کو اس قسم کا سیر و حظ منزل مقصود سے باز رکھتا ہے۔

(٥)**واقعہ**: ایک صاحب نے جو کہ حضرت کے ہم عمر خورد سالی کے رفیق تھے کمالات و فیض پر حضرت کے اعتقاد نہ رکھ کر دوسری جگہ بیعت کا قصد کیا جب لوگوں نے ان سے کہا کہ ایسے شیخ کامل کو چھوڑ کر دوسرے جگہ بیعت کرنا موجب کم

فہمی کا ہے تو انہوں نے کہا کہ وہ ہم تو خورد سالی میں یک جگہ کھیلے ہوئے ہیں ارادہ ہے حیدرآباد کو جا کر کسی کامل سے مرید ہونا، اب یہہ صاحب حیدرآباد کو پہونچ کر ایک بزرگ سے خواستگار بیعت ہوئے اس بزرگ نے ان سے کہا کہ فلاں روز تم آؤ میں جناب رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہاری بیعت کے بارے (میں) اجازت حاصل کر کے تمکو داخل طریقہ کر دونگا، چنانچہ اس روز جب وہ صاحب آئے تو اس بزرگ نے انکو کچھ وظیفہ بتا کر اپنے روبرو مشغول رکھا اور خود مراقبہ میں مشغول ہوے اور انکو بھی مراقبہ کرنے کی لئے فرمایا، کیا دیکھتے ہیں کہ بارگاہ مجلس رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیاں ہے اور تمامی اصحاب کبار موجود ہیں اور مولانا قدس سرہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے باادب کھڑے ہوئے اور وہ بزرگ بھی دور زینہ پر اور انکے پیچھے صاحب باادب دست بستہ کھڑے ہوئے ہیں اتنے میں شربت آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تقسیم کا حکم فرمایا جب وہ شربت تقسیم ہونا شروع ہوا اور مولانا قدس سرہ کو بھی پہونچا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مولانا قدس سرہ کو ارشاد فرمایا کہ اس شربت سے تم تھوڑا شربت اس شخص کو دو جو وہ صاحب کے پیچھے کھڑا ہوا ہے مولانا قدس سرہ نے ویسا ہی عمل کیا بعدہ وہ مجلس برخواست ہوگی۔ اب وہ بزرگ مراقبہ سے فارغ ہو کر اس طالب کو فرمایا کہ تم مولوی محمد رفیع الدین صاحب کے نزدیک جا کر مرید ہو ان سے تمکو فیض حاصل ہوگا وہ صاحب اس عجایب (عجیبہ) واقعہ سے اس قت مولانا قدس سرہ کے معتقد ہو کر قندہار کو روانہ ہوئے بعد طئ منازل کے جب اس مقام کو پہونچے جہاں سے قندہار یک

منزل رہ گیا تھا۔اورمولانا کی عادت تھی کہ ۳ سہ پہر کو کبھی کبھی باغات میں تفریح طبع کیلئے جایا کرتے ایک روز اسطرف تشریف فرما ہوئے جدھر بلدہ کا راستہ ہے اور یک ٹیلہ پہاڑ پر تشریف فرما ہوے یہاں تک کہ عشاء کا وقت بھی آ گیا مریدوں نے عرض کئے (کیا) کہ وقت نماز کا ہوگیا ہے حکم ہوتو اذان دی جائے حضرت نے ارشاد فرمایا ذرا ٹھیرو اس میں عادت اقامت سے زیادہ شب متجاوز ہوگی، پھر مریدوں نے عرض کے کہ خاصہ اور نماز کا وقت بہت تجاوز کر گیا ہے اذان کا حکم ہو ارشاد ہوا اگر تم پڑتے ہوتو نماز پڑھ لو ہم ابھی نہیں پڑھتے ،اور بار بار راستہ کے طرف بطور انتظار کے دیکھا کرتے تھے اتنے میں وہ صاحب یابو پر سوار نمودار ہوئے اور روبرو حاضر ہوکر قدمبوس ہوئے حضرت نے مسکرا کر فرمایا کہ ہم بہت دیر سے تمہارے منتظر تھے تم ہم عشا ملکر پڑھینگے وہ صاحب حضرت کے ساتھ عشاء پڑھ کر معہ حضرت مکان کو واپس ہوئے اب ہر روز وہ صاحب حضرت کے خدمت میں حاضر ہوتے اور بیعت کے خواستگار ہوتے مولانا قدس سرہ انکو فرماتے کہ بھیا تم ہم تو یک جگہ کھیلے ہوئے ہیں اس پر وہ نہایت نادم وشرمندہ ہوجاتے اسطرح چھ مہینہ تک آپ انکو یہی فرماتے رہے ایک اورروز وہ صاحب بیعت سے مایوس ہوکر عشا کی نماز پڑھکر دو پہر رات تک مسجد کے (کی) چوکی پر بیٹھ کے (کر) روتے رہے حضرت حسب عادت تہجد کی نماز کے واسطے تشریف فرما ہوے تو انکو روتے ہوئے پائے اس قت مولانا نے مرید کرلیا پھر تو وہ صاحب نہایت عقیدت سے حضرت کے خدمت میں رہنے لگے جس سے موردعنایات پیر کامل کے ہوئے۔

(٦)**واقعہ**: ایام شادی بڑی صاحب زادی کے ایک شخص بوضع درویش کلاہ ودلق پہن کر روبرو نقل کرنے لگا اور بطور سلام فقرا نکے (فقیروں کے) لفظ عشق اللہ کہکر کھڑا ہوا آپ نے اس کو دیکھ کر فرمایا کہ الٰہی یہ شخص نقل صدیقوں کی کرتا ہے اس نقل کو اصل سے بدل دے بہ مجرد ارشاد اس کلام کے وہ شخص لباس پھینک کر تین روز تک آہ کشی کرتا رہا آخر دیوانہ ہوکر پہاڑوں میں چلا گیا اور تمامی اہل مجلس پر اسوقت اس طرح کی بے خودی ہوئی کہ از خود درفتہ ہوگئے باورچی لوگ بھی بے خودی سے سالن میں چاول ڈالکر پکانے لگے اور حضرت کی بھی یہ حالت تھی کہ سوائے نماز کے نہیں اٹھتے تھے چوتھے روز سب لوگ حالت اصلی پر آ گئے۔

(٧)**واقعہ**: بروز صندل حضرت حاجی سیّاح سرور قدس سرہ کے آپ کا انتقال ہو چکا تھا لوگوں نے آپکو حضرت حاجی سیاح قدس سرہ کے صندل میں دیکھے (دیکھا) جب وفات کی شہرت ہوئ تو لوگوں کو حیرت ہوی کہ ہم تو ابھی صندل مالی میں حضرت کو شریک دیکھے تھے تاریخ وفات آپکی ١٥/رجب ١٢٤١ھ ہجری، اور عمر شریف ٧٧ سال کی تھی آپکے کئی ہزار مرید تھے منجملہ خلفاء کے چند خلفاء کی نام درج کئے گئے ایک تو حضرت قدس سرہ (حضرت قطب الہند حافظ میر شجاع الدین حسین قادریؒ)

٢۔میر اویس صاحب ٣۔سید شرف الدین صاحب ساکن ولاندی

٤۔مولوی بخاری صاحب ٥۔سید کبیر صاحب ٦۔مولوی شہاب الدین صاحب

٧۔حافظ مولوی محمد شجاع الدین صاحب والد راقم بنسئہ مولانا قدس سرہ اور مکہ معظّمہ میں بھی ایک خلیفہ تھے۔آپکی گنبد کو نواب شمس الامرا امیر کبیر بہادر نے خوش

وضع تیار کیا ہے اور اب تک سالانہ عرس شریف کا نواب اقبال الدولہ بہادر کے علاقہ سے ملا کرتا ہے۔

(۸) نواب محمد فخر الدین مرحوم (۹) حافظ عبد الرحیم صاحب مرحوم

ذکر حضرت خواجہ رحمت اللہ نائب رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا قدس سرہ کو خرقہ خلافت قدوۃ العارفین زبدۃ الکاملین مولانا حضرت خواجہ رحمت اللہ نائب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے والد بزرگوار حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے جناب خواجہ عالم صاحب نقشبندی ولایت توران سے تشریف فرما ہوکر موضع بل گانوں متصل بیجاپور کے متاہل ہوئے، اور حضرت خواجہ علیہ الرحمہ بھی وہیں متولد ہوئے آپکی خوردسالی سے آثار صلاح و بزرگی نمایاں تھے جب آپکی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا آپ کے والد ماجد نے دوسرا نکاح کیا چونکہ والدہ حقیقی نہ تھی اسلئے درخت انار جو صحن مکان میں تھا توڑ کر حضرت خواجہ علیہ الرحمہ پر تہمت لگائے آخر یہاں تک رنجیدگی بڑی کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ اپنے والد سے رخصت ہوکر کرنول میں خالہ صاحبہ کے پاس تشریف لے گئے وہاں تربیت پاکر خالہ صاحبہ کے (کی) اجازت سے دو گھوڑوں سے نوکر ہوئے ایک گھوڑے کے ماہوار کو راہ خدا میں خیرات کر کے ایک گھوڑے کی ماہوار میں معہ متعلقین وغیرہ مشغول بیاد حق رہا کرتے تھے، چونکہ آپکو خوردسالی سے شوق ذوق ذکر و شغل و ریاضات کا تھا آپ نے حضرت سید علوی بروم صاحب جو شیخ وقت مشہور بکشف و کرامات تھے بیعت

حاصل فرمایا بعد تصفیہ باطن اور ریاضات شاقہ بحکم حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظّمہ کو گئے اس وقت وہاں جناب سید اشرف مکی رحمۃ اللہ علیہ مشہور وقت تھے آپ ان سے بھی طریقہ نقشبندیہ میں مستفیض ہوئے اور خدمت بابرکت میں رہ کر بعد حصولِ مقاصد مدینہ منورہ کے عازم ہوئے اور وہاں سے ہند کو مراجعت فرما کر چند روز کرنول اور چند روز نندیال میں سکونت اختیار کی اور متصل قصبہ اناسمندر نواحی ارکاٹ کی زمین خرید کر کے رحمت آباد، اور احمد پور وغیرہ بارہ ۱۲ دیہات آباد کیے اور احمد پور کا کل محاصل مدینہ منوررہ کو ہر سال روانہ فرمادیا کرتے تھے بلکہ جب کبھی احمد پور کو تشریف فرما ہوتے تو پانی ساتھ رکھتے وہاں کا پانی تک استعمال نہ فرماتے تھے چنانچہ اب تک رحمت آباد اور دیگر قصبات کا محاصل جو حضرت کے آباد کیئے ہوئے ہیں حضرت کے (کی) ہی درگاہ کے مصارف کیلئے مقرر ہے۔

مقولہ مولانا قدس سرہ فرماتے تھے کہ جناب خواجہ علیہ الرحمہ کو ابتداء حالت میں نسبت اُویسیہ مزار فیض بار[۱] سید شاہ محمد گیسودراز رحمۃ اللہ علیہ سے تھی۔

(۱) حضرت سید گیسودراز قدس سرہ کے والد کا نام سید یوسف عرف سید راجو ہے حضرت کا نسب ۲۲ واسطوں سے رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچتا ہے علی ہذا شجرہ مشیخت مرشدوں کا بھی ۲۲ واسطہ سے حضرت کو پہونچتا ہے آپ دہلی سے دولت آباد کو معہ والد کے تشریف فرما ہوئے جن ایام میں سلطان محمد تغلق دہلی کی خلق کو دولت آباد کے جانب روانہ کیا اس وقت حضرت کے والد بھی دکن روانہ ہوئے اس وقت آپ کی عمر ۴ سال کی تھی آپ ۷۳۶ ہجری میں مرید حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی کے دہلی میں ہوئے اور گلبرگہ میں سلطان فیروز شاہ بہمنی کے عمل میں تشریف لے آئے آپ کی عمر ایک سو پانچ سال ۴ مہینہ ۱۲ روز کی تھی۔ وفات آپ کا روز دوشنبہ وقت اشراق ۱۶ ذی قعدہ ۸۲۵ ہجری۔ آپ کو مولانا بہاؤالدین امام نے غسل دیا اور مولانا سراج الدین نے پانی ڈالا۔

اس طرح کہ ایک روز خواجہ علیہ الرحمہ بیت الشرف سے یکایک بشوق زیارت مزار پرانوار خواجہ بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کے روانہ ہوئے اور گلبرگہ میں چندروز اقامت فرمائے اس کے بعد حضرت سید علوی بروم علیہ الرحمہ اور پھر حضرت سید اشرف مکی علیہ الرحمہ سے علی الترتیب مستفیض ہوئے خواجہ علیہ الرحمہ کے خرق عادات وکرامات کو ابوسعید والا کتاب ''بحر رحمت'' میں بشرح وبسط اور شاہ نظام الدین صاحب ''عقیدت الطالبین'' میں مفصل جمع کئے ہیں۔ ہر چند وہ دونوں کتابیں کرامات وواقعات خواجہ علیہ الرحمہ سے بھری ہوئی ہیں۔ میں بھی ان میں سے چند کرامات کو مناسب الذکر سمجھ کر لکھتا ہوں وھم ھذا۔(اور وہ یہ ہیں)

ارشادات وکرامات حضرت خواجہ رحمت اللہ قدس سرہ نائب رسول صلی اللہ علیہ وسلم

آپ فرماتے تھے کہ دو چیز سنگ راہ سالک ہیں ایک نفس ملعون دوسرا شیطان مرجوم جب تک ان پر غالب نہ آوے ہرگز منزل مقصود کو نہ پہونچے گا۔ ایضاً

آپ مریدوں کو فرماتے تھے کہ جنگل میں جا کر ذکر جہر کیا کرو تا کوئی نہ سنے کیونکہ لوگوں میں ذکر وشغل کرنے سے خوف، ریا پیدا ہونیکا ہے۔ ایضاً

ارشاد فیض رشاد تھا کہ کثرت درود صلوۃ موجب نشونمائے نہال مقصد سالک کی ہے، جتنا ہو سکے درود میں کوشش کرے۔

واقعہ: محمد شفیع صاحب دریائے سنور کے کنارہ مدت بارہ ۱۲ سال سے دروازہ موانست خلق کا بند کر کے ریاضات وتقدس سے مشہور وقت تھے جب خواجہ

علیہ الرحمہ بحکم الہام غیبی ان کے ملاقات کو تشریف لے گئے تو دروازہ بند تھا دوسرے روز پھر تشریف فرما ہوے تب بھی اس طرح ملاحظہ فرمایا آخر تھوڑی دیر تأمل فرما کر جب حضرت نے باطن سے توجہ کئے تو حجرہ سے باہر آئے اور پابوسی (قدم بوسی) حاصل کئے خواجہ علیہ الرحمہ نے انکو داخل طریقہ فرمایا اور بعد اتمام مدارج سلوک کے خرقہ خلافت عطا فرما کر نکاح کرنے کیلئے حکم فرمایا چنانچہ حسب الامر والا کی وہ متاہل ہوئے بعدہ اور بہت سے کرامات ان سے صادر ہوئے۔

موزونی طبیعت خواجہ علیہ الرحمہ کی کبھی اشعار کیطرف بھی مائل ہوئی تھی چنانچہ یہ فارسی غزل آپ کی طبع صافی سے ہے۔

چشم بکشا سوئے آفت زدگان رحمے کن
زآب رحمت بدل سوختگان رحمے کن
جانم از تشنہ لبی سوخت چہ تدبیر کنم
یا محمد بحق تشنہ لبان رحمے کن
کار ما جرم وخطا کار تو عفو است و عطا
بہ طفیل بہ غریباں جہاں رحمے کن
سید ابردر تو آمدہ ام دستم گیر
دستگیری کن وای جان جہاں رحمے کن
رحمت اللہ کہ طلبگار عنایات تو ہست
وقت مہر است بماختہ دلان رحمے کن

واقعہ: یہ واقعہ قبل تشریف لیجانے زیارت مدینہ منورہ کا ہے جب تک آپ دو اسپ سے نواب کرنول کے ملازم تھے ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ نواح کرنول میں سخت قحط ہوا نواب الف خاں پسر نواب ابراہیم خان ناظم کرنول نے ہر چند فقرا و مشائخ سے واسطے بارش کیلئے دعا چاہئے (ہی) مگر دعا کا اثر ظاہر نہیں ہوا، ان ایام میں ایک مجذوب صاحب ناظم کے پاس آ کر بلند آواز سے یہ کہکر چلے گئے کہ اٹھ اور جا کر سید رحمت اللہ سے دعا چاہ تیرا مقصد برآئے گا، نواب موصوف نے یہ سنکر لوگوں سے پوچھا کہ سید رحمت اللہ کون شخص ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ فلاں رسالہ میں دو گھوڑں سے نوکر ہیں ناظم صاحب خوش ہوکر سواری کا حکم دیے اور ہاتھی پر سوار ہوکر خواجہ علیہ الرحمہ کی طرف چلے، اودھر خواجہ علیہ الرحمہ اپنا زین پوش بچھا کر منتظر بیٹھ گئے لوگوں نے آپ سے سبب بچھانے زین پوش کا پوچھا تو فرمائے کہ ایک امیر آتا اسلئے انکا منتظر ہوں اتنے میں ڈنکہ کے (کی) آواز آئی اور سواری بھی آگئی خواجہ علیہ الرحمہ باہر تشریف لاکر کھڑے ہوئے آپ نے انکا ہاتھ پکڑ کر اس زین پوش پر بٹھایا اور خود بھی تشریف فرما ہوئے، اب نواب صاحب عرض کرنا شروع کیے اس پر حضرت ارشاد فرمائے کہ خدا کے کرم سے بعید نہیں کہ تمہارا مقصود حاصل ہو اس پر ناظم صاحب نے تعین تاریخ بارش کی دریافت کیے بہ مجرد سنی اس کے (بعد) غصہ سے فرمایا کہ ارادہ جلّ وعلا پر اطلاع نہیں رکھتا ہوں۔ نواب ساکت ہوکر رخصت ہوئے تھوڑی دور گئے تھے کہ ابر کا ٹکڑا آسمان پر نمودار ہوا اور ہوا کی لہر بجلی کی چمک اور بادل کی گڑگڑاہت شروع ہوئے (ہوئی) اور ترشح ہونے لگی پھر وہ ابر تمام آسمان پر محیط

ہوگیا اور اتنا پانی برسا کہ نواب صاحب کے ہمراہی کے لوگوں کے زانو تک آگیا اُسی روز سے خواجہ علیہ الرحمہ نے روزگار ترک کردیا اور دیڑھ سو روپیہ فقرا و غربا کو تقسیم کر کے متوکلانہ مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے اور حج و زیارت سے فارغ ہو کر مراجعت فرمائے۔

واقعہ: سید ضیاء الدین صاحب عم مولانا ابوسعید والا کو مدت ۹ سال سے غلبہ شوق معرفت و ریاضت کا تھا راوی کا قول ہے کہ ایک بار بے اختیار اپنے مکان سے غلبہ شوق میں نکل کر حضرت خواجہ کے (کی) خدمت میں حاضر ہوئے اور قلق واضطرار اپنا گذارش کیا آپ نے تمامی حاضرین کو رخصت کر کے دروازہ دولت خانہ کا میرے ہاتھ سے بند کرادیا اور روبرو مراقب بیٹھنے کو ارشاد فرمایا اور خود بھی مراقب ہوئے میں نے تھوڑی دیر کے بعد آنکھ کھول کے دیکھا تو آپ موجود نہ تھے مجھکو اس توجہ سے لرزہ پیدا ہو یہاں تک کہ بیہوش ہوگیا جب ہوش میں آیا تو گوہر مقصود دست امید میں روبرو حضرت کے دیکھا۔

حضرت خواجہ رحمت اللہ قدس سرہ نائب رسول ﷺ کے خلفاء کا ذکر:

مولانا قدس سرہ کے سوا اور کئی خلفاء خواجہ علیہ الرحمہ کے ہوئے ہیں۔

ایک سید مرتضی صاحب قدس سرہ ساکن ادھونی کہ کثرت مراقبہ سے سر مبارک جانب قلب کے ہمیشہ مائل رہتا تھا خواجہ علیہ الرحمہ کی عادت تھی کہ جب سید صاحب رحمت آباد کو واسطے پابوسی (قدم بوسی) کے تشریف لاتے تو دروازہ دولت سرا کا بند فرما کر نصف شب تک باہم مراقب بیٹھے رہتے تھے ایک روز بروقت ملاقات سید

صاحب کوخواجہ علیہ الرحمہ نے تین برگ پان دوسپاری مرحمت فرمائیں چنانچہ سید صاحب کا اس تعداد کے موافق پانچ سال کے بعد بستم جمادی الثانی ۱۲۰۰ھ کوادھونی میں انتقال ہوا۔

دوسرے **شاہ محمد صبغۃ اللہ صاحب المعروف باواصاحب قدس سرہ** متوطن نیلور تھے، آپ ہمیشہ غواص بحرمراقبہ ومستغرق دریائے مشاہدہ رہتے تھے سلسلہ نسب آپ کا جناب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو پہونچتا ہے وصال آپ کا قصبہ نیلور میں ہوا۔

تیسرے شاہ محمد سرور صاحب قدس سرہ آپ پوتے حاجی شہباز صاحب کے ہیں نہایت تیز توجہ تھے کہ ایک ہی توجہ میں محفل ازخودرفتہ ہوجاتی تھی اور ہر شخص بقدر استعداد کے درجہ یقین کو پہونچ جاتا تھا وصال آپکا غرہ جمادی الثانی، اور مزار پرُ انوار قصبہ نیلور میں ہے،

واقعہ کرامت محمد سرور صاحب:

سید محمد عاصم خان بہادر مبازر جنگ نے ایک بار جناب محمد سرور قدس سرہ سے استمداد چاہی آپ نے بہادر موصوف کوارشاد فرمایا کہ انشاء اللہ تعالی تھوڑے عرصہ میں تم کو مدار المہامی کرناٹک کی ملیگی چنانچہ ویسا ہی ہوا جب یہ خبر جناب خواجہ علیہ الرحمہ کو پہونچی تو نہایت عتاب سے محمد سرور کوارشاد فرمایا (فقیر کو نہ چاہئیے کہ امور غیب سے کسی کو اطلاع دے) جناب قدس سرہ لرزاں وترساں خواجہ علیہ الرحمہ کے قدموں پر گر گئے اور عفوتقصیر چاہے آپ نے براہ عنایت عفوفرمایا پھر چندروز کے بعد

بہادر مذکور نے کمال عقیدت سے زاد راحلہ جناب محمد سرور صاحب کے خدمت میں
روانہ کر کے طلب کیا جب جناب ممدوح مدراس میں بہادر موصوف کے مکان میں
تشریف لاکر فروکش ہوئے آپ کی شہرت کمالات سنکر نواب محمد علیخان بہادر والا جاہ
نے سعادت ملازت حاصل کر کے فتح قلع تنجاور کے واسطے جو ایک مدت سے محاصرہ
کیے تھے استمداد چاہی اس پر باقتضائے الانسان مرکب من الخطاء
والنسیان موعظت شیخ کو فراموش کر کے فرمایا کہ انشاءاللہ تعالیٰ فلاں تاریخ فتح ہوگا
چنانچہ قلعہ مذکور کا مژدہ فتح وہی تاریخ یکا یک تنجاور سے بہادر مذکور کو سنائی دیا جب
جناب محمد سرور قدس سرہ مدراس سے مراجعت فرمائے اور رحمت آباد میں واسطے
آستان بوسی کے پونچے تو جناب خواجہ ناخوش ہوکر آپ سے اعراض فرمائے بہ
مجرد اعراض مرشد کامل کے ان کا نور باطن یکسر کم ہوگیا ہر چند عفو تقصیر چاہی مگر عرض
پذیر انہوں نے آخر مایوس ہوکر اس خیال پر رخصت ہوئے کہ جسوقت حرارت غضبی
موقوف ہوگی اس وقت خدمت میں حاضر ہوکر عفو تقصیر چاہ لونگا بہ مجرد پہونچے نیلور کے
محمد سرور صاحب قدس سرہ کو مرض الموت لاحق ہوا یہ حالت تھی کہ ہزاران اشک
ندامت کے دیدہ حسرت سے بہاتے تھے، شاہ عبداللہ صاحب نقشبندی قدس سرہ جو
کہ خلیفہ خواجہ صاحب کے تھے احوال سے جناب محمد سرور صاحب کے واقف ہوکر
ایک روز روبرو خواجہ علیہ الرحمہ کے بے اختیار رونا شروع کیے اس پر جناب خواجہ
صاحب نے رونے کا سبب ان سے دریافت فرمایا شاہ صاحب نے عرض کی کہ ایک
میرا بھائی حسرت وندامت سے رہ گیر عالم فنا ہوتا ہے، آپ نے فرمایا وہ کون ہے،

عرض کی کہ محمد سرور خواجہ علیہ الرحمہ تھوڑی دیر تامل کر کے ارشاد فرمایا کہ خاطر جمع رہو انشاء اللہ تعالی خواجہ بہاوالدین مشکل کشا قدس سرہ کے غلاموں سے کوئی مایوس نہ جائے گا اب یہ سفارش شاہ صاحب کو جناب محمد سرور صاحب کے حق میں نہایت مبارک اثر پیدا کی جس سے اونکے تصفیہ اور نور باطن میں ترقی ہوئی اور شاہ صاحب کے شکریہ میں آپ نے تحریر فرمایا کہ اب میری حالت بتوجہ جناب خواجہ علیہ الرحمہ کے نہایت اچھی ہے بعدہ آپ کا وصال ہوا۔

چوتھے شاہ عنایت اللہ صاحب قدس سرہ ساکن اجین، آپ کی بھی توجہ تیز تھی چنانچہ ایک شخص جناب مرزا مظہر جانِ جانان رحمۃ اللہ علیہ کا مرید رحمت آباد کو آیا ایک بار بروز جمعہ مسجد میں مراقبہ کئے بیٹھا تھا خواجہ علیہ الرحمہ نے ختم خواجگان پڑھکر مکان میں جانیکا قصد فرمایا وہ شخص روبرو حاضر ہو کر عرض کیا کہ خدا اور سول کیلئے مجھ پر توجہ فرمایئے چونکہ آپ کو نام مقدس سے کمال عشق تھا وہ نام مبارک سنتے ہی آپ کا حال متغیر ہوا آپ نے بیٹھ کر خادم کو فرمایا کہ ان کو شاہ عنایت اللہ کے پاس لیجاوؤ خادم نے حسب الحکم شاہ صاحب کے نزدیک لیجا کر کہا کہ ان کو حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے آپ کے پاس توجہ کیلئے روانہ فرمایا ہے، یہ سن کر شاہ صاحب نے اپنی تیز توجہ کو اس شخص پر اس طرح کیا کہ قریب تھا جو روح اس کی پرواز کرے اتنے میں جناب خواجہ رحمہ اللہ علیہ باطن سے اطلاع پا کر جلد جلد شاہ صاحب کے طرف چلے لوگ آپ کی خلاف عادت دیکھ کر جوق در جوق پیچھے دوڑے جب ان کے پاس پہونچے تو وہ شخص

مثل مردہ ان کی توجہ سے بیہوش تھا اور شاہ صاحب مراقب بیٹھے ہوئے توجہ میں مشغول تھے خواجہ علیہ نے غصہ سے فرمایا کہ میں نے تمہارے پاس اس شخص کو واسطے تربیت کے بھیجا تھا نہ کہ ہلاک کرنے کو بعدہ آپ نے اس کو اس حالت سے تسکین بخشی۔

پانچویں مولوی شاہ ولی اللہ عظیم آبادی قدس سرہ آپ کے فضائل علومی اور فن ادبی کو شیخ احمد شروانی تذکرہ عرب نفحۃ الیمن میں نہایت تعریف کیساتھ لکھا ہے خواجہ علیہ الرحمہ آپ پر کمال عنایت وتوجہ رکھا کرتے تھے اوران سے حدیث شریف سماعت فرماتے تھے۔

چھٹے شاہ ابوالحسن متخلص بقربی ایلوری، مولوی محمد باقر صاحب آگاہ نے آپ کا احوال ''تحفۃ الاحسن فی مناقب سید ابی الحسن'' میں مفصل لکھا ہے، غرض خواجہ علیہ الرحمہ کے کئی خلفاء تھے جنکی پوری پوری تشریح کیلئے یہ مختصر کافی نہیں ہوسکتی وفات خواجہ علیہ الرحمہ کا ۲۶/ربیع الاول ۱۱۹۵ھ ۱۷۸۱ء وقت مغرب قلعہ ادگیر میں ہوا۔

واقعہ: غسل کے وقت قلب مبارک آپ کا متحرک تھا بروز جمعہ رحمت آباد کے (کی) مدینہ مسجد میں جس کو خود ہی بنا فرمائے تھے دفن فرمائے گئے آپ کی تاریخ وصال کو میر غلام آزاد بلگرامی نے اسطرح لکھا ہے

شہِ ملکِ ولایت رحمت اللہ　　زدینا سوئے عقبیٰ رخت بربست
اگر پرسند تاریخ وصالش　　بگو بارحمت اللہ پیوست

ذکر حضرت علوی برومؒ وسید اشرف مکیؒ:

خواجہ علیہ الرحمہ کو خرقہ خلافت طریقہ علیہ قادریہ میں حضرت سید علوی بروم قدس سرہ سے پہونچا ہے حضرت کے والد دیار عرب سے آکر بیجاپور میں اقامت فرمائی اور وہیں حضرت بھی تولد پائے آپ اشرف شرفا اور احنف حنفا' صاحب مقاماتِ بلند' مصدرِ کشف وکراماتِ ارجمند' اولا وخاص جناب مالک الرقاب' محبوبیت ماب واسع الکرم حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے تھے وصال آپ کا ۲۱ ذی قعدہ اورمزار بلدہ بیجاپور متصل روضہ حضرت جعفر سقاف سقی اللہ سراہ کے واقع ہے۔

سید اشرف مکی قدس سرہ سے: خواجہ علیہ الرحمہ کو طریقہ علیہ نقشبندیہ میں اجازت بیعت تھی آپ مشاہیر مشائخ مکہ معظّمہ کے تھے آپ نے عالم عالم گمراہوں اور ہزارہا طالبوں کو ایصال الی المطلوب فرمایا ہے تولد آپکا مکہ معظّمہ اور وصال ۳ محرم اورمزار جنت المعلیٰ میں ہے آپ نے چہار خلفاء کو مرۃ بعد اخریٰ جانب ہند روانہ فرمایا جس سے ایک عالم کی ہدایت ہوی ایک تو خواجہ علیہ الرحمہ کے آپ نے ملک کرناٹک کو ہدایت سے منور فرمایا ۔ دوسر شاہ نصراللہ عطر ضریحہ کہ بندر سورت میں (جو) مصدر کرامات وخرقہ عادات تھے سیوم عبدالقادر قدس سرہ کہ دہلی کو اپنے فیوضات تامہ سے رونق بخشی چہارم شیخ علی مکی قدس سرہ کہ اورنگ آباد میں منبعِ فیوضات وکمالات ہوئے۔

واقعہ کرامت شیخ علی مکی: ایک کور باطن ناظم اورنگ آباد نے بعض حاسدین

سے دریافت کیا کہ مشائخ بلدہ خجستہ بنیاد سے کون شخص مسجد کو نہیں آتے عرض کئے کہ شیخ علی مکی یہ سنتے ہیں آشفتہ ہوکر آپ کو طلب کیا جب آپ نے تشریف لے آیا (آئے) تو وہ ناظم غرور جاہ وتکبّر سے آپ کی تعظیم کو نہیں اٹھا اور کہا کہ بہ سبب درد شکم کے حرکت نہیں کرسکتا ہوں معاف کرے اس بے تعظیمی اور بے ادبی سے اس کے، شیخ کی آتش غضب بھڑک اٹھی اور قہر وجلال سے اس بدانجام کو فرمایا کہ میں نے بموجب امر اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کے حاضر ہوا۔ اور تو بمصداق ولا علی المریض حرج کے مجھ سے منکر ہوا آپ نے اسکے بساط قرب پر نہ بیٹھ کہ خرمن جان میں اسکے آتش غضب ڈالکر مراجعت فرمایا تھوڑی دیر کے بعد اس ناظم کے شکم میں اس شدت کا درد شروع ہوا جس سے اس کو کور باطن کا خرمن جاں آتشی غضب سے جلکر خاک لحد میں مل گیا۔ شعر

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں زند

واقعہ: ایک روز خواجہ رحمت اللہ خاں سردفتر نواب نظام الملک آصفجاہ بہادر ایک مرہٹہ افسر کے ساتھ شیخ علی مکی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس بے ادب مرہٹہ نے اس خیال سے کہ شیخ کو بصارت ظاہری نہ تھی نور بصیرت باطنی پر خیال نہ کرکے شیخ کی طرف پاؤں دراز کیا بہ مجرد اس حرکت کے شیخ نے بصیرت بطنی سے اطلاع پاکر غصہ سے فرمایا کہ رحمت اللہ خان یہ کافر مجھ کو نابینا جان کر میری طرف پاؤں دراز کیا ہے اٹھ

اوراس کو یہاں سے لیجا کیا کروں کہ تیرے والد کا منہ درمیان میں ہے خان موصوف یہ سنکر مرہٹہ کے ساتھ رخصت ہوئے وہ مرہٹہ زینہ سے اترتے وقت ایسا گرپڑا جس سے اس کا پاؤں ٹوٹ گیا آخر بشکل مردہ روتا افسوس کرتا ہوا مکان کو پہونچا۔

واقعہ: ایک بار شیخ قدس سرہ نے بابا شاہ محمود متبنی اور جانشین بابا شاہ مسافر پلنگ پوش کو بلوایا جب وہ آئے تو آپ نے بھولا خدمت گار کو ارشاد فرمایا کہ حجرہ سے روپیوں کی تھیلی لاکر شاہ صاحب کو دے چونکہ حجرہ میں روپیہ کبھی نہیں رہتے تھے اس لیے بھولا خدمت گار کو حیرت ہوئی کہ کہاں سے روپیہ لادوں ، شیخ (نے) غصہ سے فرمایا کہ ابھی نہیں لایا پھر تو مجبور ہوکر حجرہ کے اندر جاکر جو دیکھا تو ایک تھیلی روپیوں کی موجود ہے تعجب سے لے کر روبرو شاہ صاحب کے رکھدیا، شیخ قدس سرہ شاہ صاحب سے وصیت کرنا شروع کیے اور فرمایا کہ آپ کل بعد نماز اشراق پھر تشریف لے آنا اوراس مبلغ میں تجہیز و تکفین کو سرانجام دینا اوراسی مکان کے صحن میں دفن کرنا دوسرے روز بابا شاہ محمود صاحب وقت معہود پر جب آئے تو جناب شیخ کو حالت وفات میں پائے شاہ صاحب نے اسی روپیوں میں آپ کی تجہیز و تکفین ادا فرمایا تاریخ وصال شیخ علی مکی قدس سرہ کی دوم ۲ جمادی الاول ۱۱۶۶ھ رحمۃ اللہ۔

ذکر سید عبداللہ بروم قدس سرہ

سید علوی بروم قدس سرہ کو خرقہ خلافت اپنے پدر بزرگوار حضرت سید عبد اللہ بروم قدس سرہ سے پہونچا آپ سادات حضرموت سے تھے۔ سلسلۂ ارادت آپ کا ایک جانب سے سید عبداللہ حداد قدس سرہ کو اور ایک جانب سے سید عبداللہ بافقیہ کو پہونچا ہے آپ مصدر کرامات و خرق عادات تھے اب چہار شجرہ چہار طریقہ کے جن کو مولانا شاہ محمد رفیع الدین صاحب قدس سرہ نے حضرت مولانا میر محمد شجاع الدین حسین صاحب قدس سرہ کو بعد تکمیل سلوک وغیرہ کے عنایت فرمایا ہے تبرکاً لکھے جاتے ہیں وہو ہذا۔

شجرہ علیہ قادریہ

الحمدللّٰہ رب العالمین والصّلوۃ والسّلام علی رسولہ محمّد والہ وصحبہ اجمعین امابعد اقول الفقیر الی اللّٰہ **غلام رفاعی** عرف **محمد رفیع الدین** ابن **محمد شمس الدین** نقشبندی القادری بِاَنّی قداجزتُ والبستُ الخرقةَ فی الطریقة العالیة القادریہ لسیّد الصالح **سیّد شجاع الدین** ابن **سید کریم اللّٰہ** کما اخذتُھا والبستُھا من ید شیخی وقدوتی ومرشدی **خواجہ رحمت اللہ** نائب رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قدس سرہ العزیز وھو عن **سید علوی بروم** وکذا عن اخیہ شاہ **علی رضا** قدس سرھما وھو عن **سید علوی بروم** عن والدہ **سید عبد اللہ بروم** قدسرھماوھوعن **سید عبداللہ** بالفقیہ قدس سرہ وھو عن **الشیخ احمد القشاشی** قدس سرہ وھوعن **الشیخ محمد یوسف** قدس سرہ وھو عن **الشیخ امین الدین المرواحیی** قدس سرہ وھو عن **الشیخ سراج الدین عمر** قدس سرہ و ھوعن **الشیخ عبد القادرالیمانی** قدس سرہ وھوعن ابیہ **الشیخ جنید بن احمد الیمانی** قدس سرہ وھو عن ابیہ

احمد بن **موسی المشروعی** قدس سرہ وھوعن **ابی بکر** بن
السلامی الیمنی قدس سرہ وھو عن **الشیخ اسمعیل** ابن
صدیق الجبرتی قدس سرہ وھو **عن الشیخ مزجاجی
الیمنی** قدس سرہ وھو عن **الشیخ اسمعیل** بن **ابراھیم
الزبیدی** قدس سرہ وھوعن **الشیخ سراج الدین الیمنی** قدس
سرہ وھوعن **الشیخ محی الدین احمد** بن **محمد الاسدی**
قدس سرہ وھوعن **الشیخ فخرالدین** بن **ابی بکر** بن **نعیم** قدس
سرہ وھو عن **الشیخ محمد** بن **احمد الاسدی** قدس سرہ
وھو عن ابیہ **الشیخ احمد بن عبد اللہ الاسدی** قدس سرہ
وھوعن **ابیہ عبد اللہ** بن **یوسف الاسدی** قدس سرہ وھو عن
الشیخ عبداللہ بن **علی الاسدی** قدس سرہ وھوعن الشیخ
غوث الثقلین قطب الدارین محی الدین **سید عبدالقادر جیلانی**
قدس سرہ العزیز ولادت آپکی پہلی شب رمضان ۴۷۱ھ مقام حنبل یاجیلان
میں واقع ہوئی نسب مبارک آپ کا (۸) واسطہ سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو
پہونچتا ہے حلیہ آپ کا شیخ ابومحمد عبداللہ انصاری قدس سرہ سے منقول ہے کہ حضرت
پیر رضی اللہ عنہ کا نازک جسم، میانہ قد، وسیع سینہ، کشادہ پیشانی، ریش مبارک بہت
گھنی، گندم رنگ، بھویں ملی ہوئی، خوبصورت آواز بہت بلند تھا نام نامی آپ کے

والد ماجد کا سید نورالدین ابو صالح موسی جنگی دوست ،اور نام گرامی والدہ ماجدہ کا فاطمہ بنت شیخ عبداللہ صومعی کنیت ام الخیر اور لقب امۃ الجبار تھا، واضح ہو کہ حضرت کا سلسلہ طریقہ عالیہ چاروں اصحاب کبار کی طرف منسوب ہے **صدیقیہ، فاروقیہ، عثمانیہ، علویہ** اور ہر ایک طریقہ کے شیوخ جدا جدا ان اصحاب کی طرف منتہی ہوتے ہیں جنکی تفصیل طولانی ہے **وھو عن الشیخ ابی سعید المخزومی** قدس سرہ آپ نے خضر علیہ السلام کے صحبت میں رہکر فواید علوم ظاہری و باطنی حاصل کیا مذہب آپ کا حنبلی تھا آپ ابوالفضل سرخسی سے بھی نعمت ملی ہے **وھو عن الشیخ ابی الحسن علی ابن احمد بن یوسف القریش الھنکاری** قدس سرہ آپ قائم اللیل صائم الدہر تھے ۳/روز کے بعد ۳ لقمہ کھا لیتے تھے اور نماز عشا سے نماز تہجد تک دو قرآن ختم فرماتے تھے وفات محرم ۴۸۶ھ میں ہوا **وھو عن الشیخ ابی الفرح محمد بن عبداللہ الطرطوسی** قدس سرہ وفات آپ کا ۴۴۷ھ میں ہوا، **وھو عن الشیخ عبدالواحد التمیمی** قدس سرہ وفات جمادی الاخر ۴۶۵ھ میں ہوا قبر مبارک حضرت احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے گنبد میں ہے **وھو عن الشیخ ابی بکر محمد دلف بن خلف الشبلی** قدس سرہ آپ کا مذہب مالکی تھا وفات ۲۷/ذی حجہ ۳۳۴ھ بعمر ۸۸ برس اور قبر شہر سامرہ میں ہے **وھـــــو** عن الشیخ سید الطایفۃ جنید بغدادی قدس سرہ کنیت ابوالقاسم اور لقب طاؤس العلما قواریری اور زجاج ہے والد امجد آپ کے آئینہ کی

تجارت کیا کرتے تھے شیخ ابوجعفر حدادؒ کا قول ہے کہ عقل اگر بہ شکل انسان ہوتی تو جنید کی صورت میں ہوتی وفات ۲۷/رجب ۲۹۷ھ روز دوشنبہ مزار بغداد میں ہے وھو عن **الشیخ السری السقطی** قدس سرہ آپ ہر روز ہزار رکعت ادا فرماتے تھے ۹۸/برس آپ نے زمین پر زانو نہیں رکھا تھا سوا نزع کے، وفات ۳ رمضان ۲۵۰ھ میں واقع ہے مزار بغداد میں ہے **وھو عن الشیخ معروف الکرخی** قدس سرہٗ آپ اکابر طریقہ ہیں حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کو آپ سے نہایت محبت تھی وفات آپ کی ۲/محرم ۲۰۰ھ اور قبر بغداد میں ہے وھو عن **الشیخ دائود الطائی** قدس سرہ وفات آپ کی ۱۶۲ھ میں ہے وھو عن **الشیخ حبیب العجمی** قدس سرہٗ وفات آپ کی ۱۵۶ھ میں ہے وھو عن **الشیخ حسن البصری** قدس سرہ وھو عن امیر المومنین **علی ابن ابی طالب** کرم اللّٰہ وجھہ وھو عن سید المرسلین خاتم النبین **محمد مصطفی** صلی اللّٰہ علیہ وصحبہ وسلم وھو عن جبرئل الامین علیہ السلام وھو عن ربّ العالمین .

شجرہ نقشبندیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد للّٰه رب العالمين والعاقبة للمتقين والصّلوة والسّلام علی رسوله سيد المرسلين محمد واله وصحبه اجمعين و بعد اقول الفقير الحقير **غلام رفاعی** عرف **محمد رفيع الدين** ابن **محمد شمس الدين** نقشبندی القادری بأنّی قد اجزتُ فی الطريقة العالية النقشبندية للسيّد الصالح **سيد شجاع الدين** ابن **سيد كريم اللّٰه** كما اَجازنی شيخی وقدوتی ومرشد ی **خواجه رحمتُ اللّٰه** نائب رسول الله صلی الله عليه وسلم وهو عن السيد **علوی بروم** قدس سره وايضا عن السيد **اشرف مكی** قدس سره وهو عن ابيه السيد **عبداللّٰه بروم** قدس سره وهوعن الشيخ **محمد طاهر** قدس سره وهوعن الشيخ السيد **عبد اللّٰه** حداد قدس سره وهوعن الشيخ **شاه محمد** قدس سره وهوعن الشيخ السيد **محمّد** قدس سره وهوعن الشيخ **شرف الدين مقبلی** قدس سره وهوعن الشيخ لسيد **عبد اللّٰه** قدس سره وهوعن الشيخ **آدم بنوری** قدس سره آپ اس طریقہ میں نہایت اکمل ہوئے آپ کے خلفاء بڑے بڑے صاحب

کمال ہوئے وھوعن السید الشیخ قدس سرہ وھوعن الشیخ **مجدد الف ثانی** شیخ **احمد سرھندی** قدس سرہ آپ بڑے فاضل علوم ظاہر وباطن کے تھے ہر صدی کو ایک مجدد ہوتا ہے آپ بھی مجدد تھے آپ سے اس طریقہ میں ایک بڑا افیضان ہوا ہزاراں (ہزاروں) طالبین آپ سے اپنے مقصود کو پہونچے وھوعن الشیخ السید **عبداللّٰہ** قدس سرہ وھو عن الشیخ **خواجہ باقی باللّٰہ** قدس سرہ وھوعن الشیخ السید **جعفر** قدس سرہ وھو عن الشیخ **خواجہ امکنکیی** قدس سرہ وھو عن ابیہ الشیخ **رفیع الدین احمد** البخاری قدس سرہ وھو عن الشیخ **خواجہ درویش** قدس سرہ وھو عن الشیخ **حمید الدین المرواحی** قدس سرہ وھوعن الشیخ **خواجہ محمد** زاھد قدس سرہ وھو عن شیخ **قاضی صاحب الانوار** قدس سرہ وھوعن الشیخ **خواجہ عبیداللّٰہ** احرار قدس سرہ وھما عن الشیخ **خواجہ یعقوب چرخی** قدس سرہ وھوعن الشیخ **قطب خواجہ بھاؤالدین** نقشبند قدس سرہ ولادت آپ کی ۷۲۸ھ وفات ۳/ ربیع الاول ۷۹۱ھ اور قبر قصر عارفان میں جو کہ بخارا سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے وھوعن الشیخ امیر کلال قدس سرہ مولد آپ کا قریہ سوخار اور پیشہ برتن مٹی کے بنانے کا تھا آپ کے خلفاء ۱۱۴ صاحب ارشاد ہیں وفات ۸/ جمادی الاول ۷۷۲ھ روز پنجشنبہ قبر قصبہ سوخار میں ہے وھوعن الشیخ

خواجہ محمد بابا سماسی قدس سرہ وفات آپ کا ۷۵۵ھ قبر سماس میں جو کہ بخارا کے طرف
ہے وھو عن الشیخ خواجہ علی رامتینی قدس سرہ مولد آپ کا رامتین جو بخارا سے دو دکوس
ہے وفات ۲۸/ذی قعدہ ۷۲۱ھ اور قبر خوارزم میں ہے **وھــــو** عن الشیخ خواجہ محمود
بالخیر فغنوی قدس سرہ وفات ۷۱۷ھ میں واقع ہے **وھـــو** عن الشیخ خواجہ محمد عارف
ریوگری قدس سرہ وفات ۷۱۵ھ ہجری اور قبر قصبہ ریوگری بخارا سے ۶ کوس ہے
وھـــو عن الشیخ خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ وفات ۵۷۵ھ اور قبر غجداون میں
ہے **وھـــــو** عن الشیخ خواجہ یوسف الھمدانی قدس سرہ ولادت ۴۴۰ھ اور وفات
۵۲۰ھ قبر مرو میں ہے **وھو** عن الشیخ ابو علی فارمدی قدس سرہ **وھو** عن الشیخ ابی الحسن
خرقانی قدس سرہ آپ قطب وقت تھے آپ نے وصیت کی تھی کہ میری لاش کو ۳۰ گز
زمین کھود کر دفن کرنا کیونکہ مرشد کی لاش میرے زمین کے اوپر رہے۔ وفات روز
عاشورہ ۴۲۵ھ **وھـو** عن الشیخ ابا یزید بسطامی قدس سرہ ولادت ۱۳۶ھ وفات ۱۵/
شعبان شب جمعہ ۲۶۱ھ عمر آپ کی ۱۲۵ برس کی تھی قبر بسطام میں ہے **وھـــو** عن الشیخ
الامام جعفر الصادق رضی اللہ تعالی عنہ ولادت روز دوشنبہ ۱۷/ربیع الاول ۸۳ھ امام
ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ آپ کے شاگرد تھے آپ کو جعفر دوانقی نے زہر دیا تھا ۱۵/رجب
روز دوشنبہ ۶۵ برس کی عمر میں شہید ہوئے آپ کے دس صاحب زادہ تھے **وھـــو** عن
الشیخ قاسم بن محمد رضی اللہ تعالی عنہ آپ تابعین سے ہیں وفات آپ کی ۱۰۷ھ، عمر
سو برس سے زیادہ تھی وھو عن سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ کنیت ابوعبداللہ، انس ابن
مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سبقت

کرنے والے راہ خدا میں چار شخص ہیں انا سابق العرب وصھیب سابق روم وسلمان سابق الفارس، وبلال سابق الحبشہ غزوہ خندق میں خندق آپ کے مشورہ کے مطابق کھودی گئی عمر آپ کی تین سو پچاس (۳۵۰) برس کی تھی ۳۳ھ زمانہ خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں وفات پائے شہر مداین میں قبر ہے **وھــــوعن** امیر المومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ عمر شریف ۶۳ برس کی تھے۔ وفات ۲۲/ جمادی الثانی ۱۳ھ وھوعن سید المرسلین حضرت محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم وھوعن جبرئل الامین علیہ السلام وھو عن رب العالمین جل شانہ وأیضا امام الجعفر الصادق رضی اللہ عنہ اخذ الطریقۃ عن ابیہ الامام محمد الباقر رضی اللہ تعالی عنہ **وھو** عن ابیہ الامام زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہ **وھو** عن أبیہ الامام الشھید حسین ابن علی رضی اللّٰہ عنھما **وھو** عن ابیہ امیر المومین علی ابن طالب رضی اللّٰہ عنہ **وھو** عن سید المرسلین محمد رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم **وھو** عن جبرئیل الامین علیہ السلام وھو عن ربّ العالمین جلّ جلالہ وعمّ نوالہ۔

☆☆☆☆☆

شجرہ چشتیہ

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصّلوۃ والسّلام علی رسوله محمد واله اوصحابه اجمعین امابعد اقول الفقیر الی الله **غلام رفاعی** عرف **محمد رفیع الدین** ابن **محمدشمس الدین** النقشبندی القادری بانی قداجزت فی الطریقه العالیة الچشتیة للسید الصالح **سید شجاع الدین** ابن **سید کریم اللّٰه** کما اخذتُها من ید شیخی وقدوتی ومرشدی **خواجه رحمت اللّٰه** نائب رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم **وهوعن** سید علوی بروم قد س سره **وهو** عن والده **سید عبدالله بروم** قدس سره وهو عن السید **عبدالله** بالفقیه قدس سره وهو عن الشیخ **احمدالقشاشی** قدس سره وهوعن الشیخ **شاه صبغة الله** قدس سره **وهو**عن الشیخ **وجه الدین** قد س سره وهو عن الشیخ **محمد غوث** قدس سره وهو عن **الشیخ ظهور** حاجی حضورقدس سره وهوعن الشیخ **ابوالفتح هدایت الله** سرمست قدس سره **وهو** عن **الشیخ قاضی** قدس سره وهو عن الشیخ میراں زاهدقدس سره وهوعن الشیخ **محمد بن عیسی**

جونپوری قدس سرہ وھوعن الشیخ **فتح اللّٰہ** قدس سرہ وھوعن الشخ **صدرالدین** قدس سرہ وھوعن الشیخ **نصیرالدین** قدس سرہ چراغ دہلوی[۳]

وھو عن الشیخ نظام الدین اولا قدس سرہ ولادت آپ کی ۶۳۴؁ھ بداؤں میں ہوئی وفات ۱۷/ربیع الثانی ۷۲۵؁ھ روز چہارشنبہ **وھو** عن الشیخ فریدالدین شکرگنج قدس سرہ **وھو** عن الشیخ مسعود بن سلیمان الفاروقی قدس سرہ **وھو** عن الشیخ خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی قدس سرہ آپ سادات اوش سے ہیں جوکہ ماوراءالنہر میں مشہور قصبہ ہے، سلطان شمس الدین التمش آپ کے مرید تھے آپ کے خلفاء بڑے بڑے صاحب کرامات ہوئے، وفات ۱۴/ربیع الاول ۶۳۴؁ھ قبردہلی میں ہے **وھو** عن الشیخ خواجہ معین الدین چشتی حسن سنجری قدس سرہ ولادت آپ کی ۵۳۷؁ھ میں ہوی نسب آپ کا ۱۲واسطوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کوپہونچتا ہے وفات ۶ رجب المرجب ۶۳۳؁ھ میں ہوا **وھو** عن الشیخ عثمان ہارونی قدس سرہ کنیت آپ کی ابی النورآپ کے چار(۴) خلیفہ نامدار تھے(۱) حضرت خواجہ بزرگ، (۲) خواجہ نجم الدین صغری، (۳) شیخ سعدی لنگوی، (۴) خواجہ محمد ترک، وفات آپ کی ۵/شوال ۶۱۷؁ھ بعمر ۹۱ برس کے واقع ہوئی **وھو** عن الشیخ حاجی شریف

[۳] وفات ۱۸/ رمضان ۷۵۷؁ء ہوئی، قبردہلی میں آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے پیر کا خرقہ میرے سینہ پررکھنا اورعصا میری شانہ پررکھنا اور تسبیح اونگلوں میں لگادنیں اور نعلین بغلوں میں رکھنا چنانچہ بعد انتقال آپ کو ویسا ہی ہوا۔۱۲ (اورآپ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودراز رضی اللہ عنہ کے مرشد تھے)

زندنی قدس سرہٗ ولادت آپ کی ۴۹۴ھ تین روز کے بعد سبزی سے افطار فرماتے تھے جوکوئی اس کو کھاتا مجذوب ہوجاتا تھا، وفات دسویں رجب ۶۱۲ھ بعمر ایک سو برس کے ہوا **وهوعن الشيخ مودد چشتی قدس سره** ولادت آپ کی ۵۰۷ھ اوروفات ۵۷۰ھ **وهوعن الشيخ خواجه يوسف چشتی قدس سره وهوعن الشيخ ابی محمد چشتی قدس سره وهوعن الشيخ ابی احمدچشتی قدس سره وهوعن الشيخ ابی اسحاق الشامی قدس سره وهوعن الشيخ ممشاد دينوری قدس سره وهوعن الشيخ ابی اسحاق هبيرة البصری قدس سره وهوعن الشيخ خذيفة المرعشی قدس سره وهوعن الشيخ سلطان ابراهيم ادهم قدس سره وهوعن الشيخ فضيل ابن عياض قدس سره وهوعن الشيخ عبدالواحد بن زيد قدس سره وهوعن الشيخ حسن بصری قدس سره وهوعن سيد امير المؤمنين علی ابن ابی طالب كرم اللّٰه وجهه وهوعن محمد رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم وهوعن جبرئيل الأمين عليه السّلام وهوعن ربّ العالمين ۔**

☆☆☆☆

شجرہ رفاعیہ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ اوصحابہ اجمعین امابعد اقول الفقیر الی اللّٰہ غلام رفاعی عرف **محمد رفیع الدین** ابن **محمدشمس الدین** النقشبندی القادری بانی قداجزت فی الطریقہ العالیۃ الرفاعیۃ للسید الصالح حافظ **سید شجاع الدین** ابن **سید کریم اللّٰہ** **کما** اخذتُہا من یدشیخی وقدوتی مرشدی **خواجہ رحمت اللہ** نائب رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قدس سرہ و **ہو** عن **سید علوی** بروم قدس سرہ **وہوعن** **سید عبداللہ** ابن **احمد بروم** قدس سرہ وکذا عن اخیہ **سید محمد** بن الوالد **سید عبداللہ بروم** قدس سرہ **وہوکمااجازہ** السید **محمدبن عبدالخضر** قدس سرہ **وہوعن** **عبدالخضر** قدس سرہ **وہو** عن السید **رجب الرفاعی** قدس سرہ وہوعن السید **شعبان** قد سرہ وہوعن السید **صالح** قدس سرہ وہوعن السید **عبدالرحمن** قدس سرہ **وہو** عن السید **عبداللہ** قدس سرہ **وہوعن** السید **حسن** قدس سرہ وہوعن السید **حسین** قدس سرہ وہو عن

السید **رجب** قدس سرہ وھو عن السید **محمد** قدس سرہ وھو عن السید القطب[ؒ] **احمد کبیر الرفاعی** قدس سرہ وھوعن **الشیخ علی القاری** قدس سرہ وھوعن **فضل ابن کامخ** قد س سرہ وھوعن الشیخ **ابوعلّام الترکمان** قدس سرہ وھوعن **الشیخ علی بازیادی** قدس سرہ وھوعن **الشیخ علی العجمی** قدس سرہ وھوعن **الشیخ ابی بکر الشبلی** قدس سرہ وھوعن السید **الطائفۃ جنید البغدادی** قدس سرہ وھوعن **الشیخ سری السقطی** قدس سرہ وھوعن **الشیخ معروف الکرخی** قدس سرہ وھوعن **الشیخ داؤو الطائی** قدس سرہ وھوعن **الشیخ حبیب العجمی** قدس سرہ وھوعن **الشیخ حسن البصری** قدس سرہ وھوعن **اسد اللّٰہ الغالب علی** ابن **ابی طالب** کرم اللّٰہ وجھہ وھوعن سید المرسلین **محمد رسول اللہ** صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم **وھوعن** جبرئیل الامین علیہ السلام **وھوعن** ربّ العالمین جلّ جلالہ ۔

☆☆☆

www.shujaiya.com

میں ہے آپ کے پوتے ہوئے ہیں ۔۱۲۔ اور مولانا شاہ محمد رفیع الدان صاحب کو بھی اس طریقہ

حضرت قدس سرہ (میر شجاع الدین حسین قبلہؒ) کا سلسلہ نسب:

مولانا میر شجاع الدین حسین صاحب ابن(۱) سید کریم اللہ(۲) ابن مولانا میر محمد دایم ابن(۳) میر شاہ مرزا ابن(۴) میر کریم اللہ ابن(۵) میر عبداللہ ابن(۶) میر محمد امین ابن(۷) میر جمال الدین ابن(۸) میر اعراق ابن(۹) میر ارتاق ابن(۱۰) میر شاہ کوچک ابن(۱۱) خواجہ حسن ابن(۱۲) خواجہ حسین ابن(۱۳) خواجہ احمد یسویؒ[۱] قدس سرہ ابن(۱۴) ابراہیم شیخ ابن(۱۵) افتخار شیخ ابن(۱۶) شیخ ابن (۱۷) عثمان شیخ ابن(۱۸) اسمٰعیل شیخ ابن(۱۹) موسیٰ شیخ ابن(۲۰) یونس شیخ ابن(۲۱) ہارون شیخ ابن(۲۲) اسحاق وہاب ابن(۲۳) عبدالرحمٰن ابن(۲۴) عبدالفتاح ابن(۲۵) عبدالجبار ابن(۲۶) عبدالفتاح ابن(۲۷) الامام محمد بن(۲۸) حنفیہ ابن(۲۹) امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ۔

---

[۱] خواجہ احمد یسوی جامع علوم ظاہری و باطنی کے ہیں اور خواجہ یوسف ہمدانی سے خرقہ خلافت حاصل کئے اور بعد وفات مرشد کے مسند ارشاد پر جلوس فرمائے آپ کو شیخ باب ارسلان قدس سرہ نے حسب الارشاد جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم ظاہر و باطن تربیت فرمایا ہے جب شیخ بابا ارسلانؒ انتقال فرمایا آپ بخارا میں آکر حضرت خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہ سے مرید ہوئے اور درجہ کمال کو پہونچی۔ آپ طریقت میں سرحلقہ مشائخین ترک کے ہیں اکثر مشائخ ترک طریقت میں آپ سے انتساب رکھتی ہیں ہزاروں طالبان حق آپکے ذات سے مستفید ہوئے وفات آپ کا ۹۶۲ھ ہجری میں ہوا قبر قصبہ بسی میں ہے۔۱۲ از تاریخ الاولیاء